

نام نہاد اہل حدیث، غیر مقلدین کے مرکز الاحیاء للدعوة والارشاد، اندھیری مبینی کی طرف  
سے شائع کردہ سوالات ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ کے  
جواب مع غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کی خدمت میں چند سوالات

ازالة الشُّكوك والأوهام

بنام

اظہارِ حق

مرتب

ماقذ اقبال احمد ملی

شائع کردہ

مکتبہ اہل سنت والجماعت

مالیگاؤں، ضلع ناسک (مہاراشٹر)

نام نہاد اہل حدیث، غیر مقلدین کے مرکز الاحیاء للحدیث والارشاد، اندھیری ممبئی کی طرف  
سے شائع کردہ سوالات ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ کے جواب  
مع غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کی خدمت میں چند سوالات

## ازالة الشكوك والاهام

بنا

# اظہار حق

مرتب: حافظ اقبال احمد ملی

شائع کردہ

مکتبہ اہل سنت والجماعت

مالیگاؤں، ضلع ناسک (مہاراشٹر)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

## تفصیلات

ازالۃ الشُّلُوك والاوهام بنام انظہارِ حق	:	کتاب کا نام
حافظ اقبال احمد صاحب ملی	:	مرتب کا نام
(ناظم احیاء السنۃ اسلامک سینٹر، مالِیگاؤں)		
۷۲	:	تعدادِ صفحات
اگست ۲۰۱۳ء	:	سن طباعت
دسمبر ۲۰۱۴ء	:	میڈیا فائل
انجمن اہل سنت والجماعت، مالِیگاؤں	:	ناشر
مکتبہ اہل سنت والجماعت مالِیگاؤں	:	ملنے کا پتہ
شاہی کتب خانہ دیوبند		
مکتبہ مدنیہ دیوبند		
مکتبہ حجاز دیوبند		

# انتساب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
 اجمعین کے اُن ایمانی جذبات  
 کے نام، جس کی وجہ سے اُن نفوس  
 قدسیہ نے اسلام کے خلاف اٹھنے  
 والے چھوٹے چھوٹے فتنوں تک کا  
 پوری قوت سے مقابلہ کیا تھا، یہاں  
 تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے زمانے میں زکوٰۃ کے اونٹ  
 کے ساتھ حاصل ہونے والی نکیل کے  
 نہ ملنے پر بھی اسدا اِن فتنہ کے لئے  
 آمادہ قتال تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## وقت کا تقاضہ

چونکہ دین اسلام انسانوں کی فلاح (دنیا و آخرت کی کامیابی) کا ذریعہ ہے، اس لیے وہ جس طرح اسلاف کے ذریعہ ہم تک پہنچا، اُسے اُسی شکل میں آئندہ نسلوں تک پہنچانا ہمارا فریضہ ہے۔ اسلامی تاریخ ہے کہ جب بھی کبھی اسلام میں افراط و تفریط کی کوشش کی گئی تو علمائے کرام نے اُسے افراط و تفریط سے پاک کرنے کی کوشش کی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اُن کی اُن کوششوں کو کامیاب فرمایا ہے اور اُن کے مقابلہ میں جتنے بھی فتنے برپا ہوئے، انھیں ختم کیا ہے اور علمائے کرام و حکمائے امت اُن فتنوں کا مقابلہ کیوں نہ کرتے؟ فتنوں کا تذکرہ بہت ضروری امر ہے نیز فتنوں کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے اجرِ عظیم کا وعدہ بھی ہے۔ چنانچہ دلائلِ النبوةؐ للہمقی میں ایک حدیث نقل کی گئی جو مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۸۴ پر درج ہے۔ روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اجرامت کے پہلوں جیسا دیا جائے گا، یہ لوگ معروف کا حکم کریں گے اور برائیوں سے روکیں گے اور اہلِ فتنہ سے لڑیں گے۔“

حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیث کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ کا نظامِ قدرت و حکمت بھی عجیب ہے، بعض بزمِ جہاں میں دیر سے آتے ہیں مگر اُن کو نشستِ صدیقینِ اولین کے پہلو میں دی جاتی ہے۔ یعنی معروف کا حکم کرنا اور منکر سے روکتے رہنا اور فتنہ پروروں سے برسرِ پیکار رہنا یہ تین وصف ایسے ہیں جو پچھلوں کو پہلوں سے

ملا دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں: بلاشبہ علم و فضل، عبادت و تقویٰ، زہد و تقدّس یہ ایمانی اوصاف بھی نہایت گراں ہیں، مگر ان اوصاف سے آدمی مقبولیت عند اللہ میں اپنے ہم عصروں سے آگے نکل سکتا ہے۔ تاہم اس کا شمار اُسی زمانہ میں ہوگا جس میں وہ پیدا ہوا ہے اور اُس کے اجر و ثواب کا پیمانہ بھی اُسی دور کے لحاظ سے متعین ہوگا، لیکن جو چیز قرونِ متاخرہ (آخر زمانے) کے افراد کو قرونِ اولیٰ (پہلے زمانے) کی شخصیت بنا دیتی ہے وہ صرف امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور اہلِ فتنہ سے برسرِ پیکار رہنا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جنھیں بصیرت عطا فرمائی ہے انھوں نے پہچان لیا ہے کہ فی زمانہ جہاں بہت سے فتنے ہیں وہیں ”غیر مقلدیت“ ایک زبردست فتنہ ہے۔ بلکہ یہ دیگر فتنوں کا دروازہ ہے۔ جو لوگ امتِ محمدیہ کے احوال سے واقف ہیں وہ لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن اور احادیث کے نام کا استحصال کرتے ہوئے ”اپنی باتوں“ کو پیش کر کے امت کو دھوکہ دینا غیر مقلدین کا وطیرہ ہے، جسے دو ٹوک الفاظ میں اگر کہا جائے کہ ”بات اپنی نام قرآن کا“ اور ”بات اپنی نام حدیث کا“ تو غلط نہ ہوگا۔ اس لیے وقت کا تقاضہ ہے کہ امتِ مسلمہ کے سامنے اس فتنہ کی وضاحت کر کے اس کے انسداد (تدارک) کی کوشش کی جائے۔ حافظ اقبال احمد صاحبِ ملیّ اس انسداد کی کوشش میں کوشاں ہیں اور اس میں ایک حد تک کامیاب بھی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ”ازالة الشکوک والأوهام بسلام اظهار حق“ اسی کوشش کی ایک کڑی ہے، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرمائے اور فتنوں سے تدارک کا ذریعہ بنائے، آمین۔

نقطہ

(مولانا) ہلال احمد مولوی محمد عثمان

مدیر رابطہ علمائے اہل سنت والجماعت (الہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ابتدائیہ

## کتاب کا پس منظر

اجتہاد و تقلید سے متعلق ۳۱ سوالات پر مشتمل ایک پرچہ بنام ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ شائع کردہ مرکز الاحیاء للحدیث والارشاد، اندھیری ممبئی۔۔۔۔۔ مہاراشٹر کے صحت افزا مقام مہابلیشور کے ایک شخص سکندر مہاپھلے صاحب (مقیم حال مدینہ منورہ) کو ۲۰۰۶ء میں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ادارہ IRF شاخ ممبئی کے ذمہ داران محمد حسن اور غیر مقلد عالم مولوی وصی الدین عمری نے دیا۔

انہی وصی الدین عمری ہیں جو چیتا کیمپ کے مناظرہ قرأت خلف الامام میں اپنے ”دعویٰ“ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی“ کو قرآن پاک کی صریح آیت سے اور بخاری و مسلم کی صریح روایت سے ثابت نہیں کر سکے۔ بعدہ سنن ترمذی سے عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی غیر صحیح روایت بغیر سند کے پیش کی۔ جب سند کا مطالبہ کیا گیا تو کہا کہ یہاں سند نظر نہیں آرہی ہے۔ مفتی حذیفہ صاحب (ممبئی) نے کہا کہ سند تو متن حدیث کے اوپر ہیں لکھی ہوتی ہے، حضرت مفتی صاحب نے بھرے مجمع میں مولانا وصی الدین عمری کے پاس جا کر سنن ترمذی میں انگلی رکھ کر متن حدیث سے متصل اوپر سند کی نشاندہی کی۔ مولانا وصی الدین عمری نے مجبوراً سند سنائی تو سینکڑوں عوام کے سامنے اسماء الرجال کی معتبر کتابیں دکھا دکھا کر بتایا گیا کہ اس کا راوی محمد بن اسحاق مجروح اور مدلس ہے جو اس حدیث کو عن سے روایت کر رہا ہے اس لئے یہ روایت قابل قبول نہیں اور نہ اس راوی (محمد بن اسحاق) کی روایت ماہرین کے نزدیک اس قابل ہے کہ اس سے احکام میں استدلال کیا جائے۔ جب غیر مقلدین نے یہ محسوس کیا کہ یہاں واقعی تحقیق ہو رہی ہے اور یہاں صرف حدیث کا نام لے کر اور پر زور انداز میں اسے صحیح کہہ کر بیوقوف نہیں بنایا جاسکتا تو روایات تلاش کرنے کے بہانے ٹال مٹول کرنے لگے اور بھری مجلس میں تقریباً پون گھنٹہ تمام غیر مقلد علماء آپس میں سر جوڑ کر بیٹھے رہے اور لوگوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ہم واقعی روایت (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)



انہی دنوں مفتی نعمان صاحب قاسمی بستوی (مقیم حال احمد آباد گجرات) کا مہابلیشور سفر ہوا۔ حالات کا علم ہونے پر انہوں نے سکندر مہا پھلے کو دیئے گئے غیر مقلدین کے سوالات کا پرچہ، مشفق و مربی پروفیسر مولانا ہلال احمد صاحب تک پہنچایا۔ میں ان دنوں ممبئی کے ایک مدرسہ میں بچوں کو پڑھاتا تھا۔ ہلال سر نے یہ سوالات کا پرچہ مجھے دے کر جواب لکھنے کا حکم دیا۔ مدرسہ کی مصروفیت کے ساتھ تقریباً ایک ماہ میں جواب مع سوالات تیار ہو کر کمپوزنگ وغیرہ سے فراغت ہوئی تو میں نے یہ جواب IRF تک پہنچانے کے لئے مہابلیشور سے سکندر مہا پھلے صاحب کو ممبئی بلوایا۔ IRF بھینڈی کے ذمہ دار محمد حسن صاحب کو اطلاع کرنے کے بعد ہم لوگ بھینڈی پہنچے۔ بھینڈی میں مفتی حذیفہ صاحب نے مقامی دو ساتھی شکیل بھائی (کتاب والے) اور ڈاکٹر ابو عبیدہ صاحب کو بھی ساتھ کر دیا۔ اس طرح ہم چار افراد ایک جنوری ۲۰۰۷ء بروز منگل کو IRF پہنچے۔ IRF میں محمد حسن صاحب ہمارے منتظر تھے۔ کچھ دیر بعد بھینڈی کے غیر مقلد پرچارک محمد امجد اور غیر مقلدین کی مسجد دارالقیمہ کے امام عبدالرشید سلفی صاحب بھی آگئے۔ ان تینوں حضرات کو مشترکہ طور پر ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ کے جواب مع غیر مقلدین کے جملہ فرقوں سے (۱۱۴) سوالات“ دیا۔ ان تینوں نے ہماری اس تحریر کا جواب ایک مہینے میں یعنی افروری ۲۰۰۷ء تک دینے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی اپنی اپنی دستخط بھی ثبت کی۔

پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ: تلاش کر رہے ہیں اور ابھی پیش کرتے ہیں۔ اس دوران علمائے اہل سنت والجماعت کی طرف سے بارگاہ رسالت میں تین مکمل نعت اور چند اشعار پیش کئے گئے اور ان غیر مقلدین علماء کو ایک طویل موقع دیا کہ وہ مکمل یکسوئی سے متابعات تلاش کریں۔ لیکن افسوس کہ اتنے وقت اور بار بار کے مطالبے کے بعد (کہ روایت ملی کہ نہیں) جب وصی الدین عمری اور عبدالودود سلفی سمیت دیگر نام نہاد اہل حدیث غیر مقلد علماء نے سراٹھایا تو کہا کہ مناظرہ ملتوی کیا جائے، کیونکہ متابعت میں ہمیں جو روایت سنائی ہے وہ بیہقی میں ہے اور ہمارے پاس بیہقی نہیں ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ روایت سنائیں، ہم آپ سے کتاب کا مطالبہ نہیں کریں گے اور اس روایت کی سند بھی ہم ہی بتا دیں گے۔ لیکن ان غیر مقلدین علماء کو روایت سنانا کب تھا انہیں تو جانا تھا پھر نہ آنے کے لئے۔ چنانچہ بغیر کوئی تحریر دیئے ہوئے ایک جم کثیر کے سامنے وصی الدین عمری، عبدالودود سلفی سمیت تمام غیر مقلد نے فرار اختیار کر لیا۔ صحیح یہی ہے کہ ان غیر مقلدین کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔



آج تک تقریباً چھ سال آٹھ ماہ کے عرصے میں محمد حسن صاحب سے بار بار مطالبہ کرنے کے باوجود جواب نہ دیا ہے۔

کتاب کا طرز: غیر مقلدین کے پرچہ متلاشیان حق میں چونکہ سوالات کی تکرار ہے اس لئے اکثر جگہ ایک ساتھ ان کے کئی سوالات کے جواب لکھے گئے ہیں اور ان تمام سوالات کو ایک باکس میں یکجا کر کے لکھا گیا ہے۔ ہر مرتبہ سوالات کے جواب دینے کے فوراً بعد غیر مقلدین کے سوالات اور ان کے خود ساختہ اصول و نظریات کو مد نظر رکھ کر ”غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء وغیرہ علماء سے سوالات“ کے عنوان کے تحت نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین سے بھی سوالات کئے گئے ہیں۔ ذیلی سوالات کو چھوڑ کر (جیسا کہ سوال نمبر ۱۱۰ کے ذیل میں موجود ہیں) اُن سے پوچھے گئے سوالات کی تعداد ایک سو چودہ (۱۱۴) ہے۔ سوالات تو اور بھی تھے لیکن یہ سوچ کر کہ قرآن پاک کی سورتوں کی تعداد سے مطابقت رہے گی اور سوالات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ یہ سوالات جہاں غیر مقلدین پر قرض ہیں وہیں عوام کے لئے جوابات کے سمجھنے میں معاون بھی۔ غیر مقلدین سے گزارش ہے کہ اصول کی پاسداری کریں اور جواب میں صرف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث ہی پیش کریں۔

وجہ تسمیہ: IRF بھیونڈی کی طرف سے تقسیم کردہ پرچہ کے سوالات شکوک و اوہام سے پر ہیں اور ان شکوک و اوہام کا پرچار غیر مقلدین ”متلاشیان حق“ کے نام سے کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی اس تحریر میں ان شکوک و اوہام کا ازالہ بھی کیا ہے اور ان متلاشیان حق کی خدمت میں حق کا اظہار بھی، اس لئے کتاب کا نام ”ازالۃ الشکوک والاوہام بنام اظہار حق“ رکھا ہے۔ اور یہ بھی ذہن میں رہا کہ اس طرح کتاب کو حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی کتابوں کے نام سے مناسبت بھی ہو جائے گی۔

تاخیر کی وجہ: IRF بھیونڈی کے ذمہ داران نے ہماری اس تحریر کا ایک ماہ میں جواب دینے کا تحریری وعدہ کیا تھا۔ ارادہ اس بات کا تھا کہ اُن کی جوابی تحریر کو دیکھ کر اُس پر جو لکھنا ضروری ہوگا اس تحریر کے ساتھ اضافہ کر کے شائع کر دیا جائے گا۔ لیکن آج تک تو اُن غیر مقلدین کا وعدہ صرف وعدہ ہی ثابت ہو رہا ہے، جواب لکھنے کا ارادہ نظر نہیں آتا۔ اس تحریر کی طباعت نہ ہونے کا بنیادی سبب یہی رہا۔ درمیان میں ملک کے

کئی علاقوں کے احباب جنہیں اس تحریر کا علم تھا اسے شائع کرنے کا تقاضہ کرتے رہے لیکن باوجود ارادہ کے شائع نہیں کیا جا سکا۔ مشہور ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے، اس تحریر کی طباعت کا بھی شاید یہی وقت تھا، چنانچہ اس مرتبہ شعبان ۱۴۳۲ھ میں دارالعلوم دیوبند میں منعقد پانچ روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ کے موقع پر میرے سرپرست اور محسن حضرت مولانا شاہ عالم صاحب (نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) نے حکم فرمایا کہ اس تحریر کو شائع کر دو۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل ہی اس کتاب کے شائع کرنے کا فوری سبب ہوئی۔

اظہارِ تشکر: سب سے پہلے میں بارگاہِ رب العزت میں بے انتہا شکر گزار ہوں کہ خدائے وحدہ لا شریک نے مجھ گنہگار کو دین حق اور منج اسلاف کے دفاع کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر میرے لئے، میرے والدین و اساتذہ کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین

بعدہ اپنے ان تمام محسنین و مرتبین کا بالخصوص حضرت مولانا شاہ عالم صاحب دامت برکاتہم، مولانا ہلال احمد صاحب دامت برکاتہم، مفتی حذیفہ صاحب قاسمی دامت برکاتہم، مفتی سراج احمد صاحب ملی دامت برکاتہم، جناب ساجد حمید صاحب دامت برکاتہم اور تمام معاونین کا بھی خصوصاً مفتی محمد عبداللہ صاحب ملی رحمانی و دیگر احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے شائع کرنے میں کسی بھی طرح کا تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایانِ شان جزا عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اخیر میں قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے دوران کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع کریں، تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اقبال احمد ملی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

برادران اسلام! نجات پانے والے گروہ اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے مقابل پیدا ہونے والے بہت سارے گمراہ فرقے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے داستان پارینہ بن چکے ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک وجود میں آنے والا راہ اعتدال سے ہٹا ہوا ہر فرقہ اسی طرح نابود ہوتا رہے گا۔

موجودہ دور میں برصغیر میں اسی طرح کے کئی گمراہ فرقے آباد ہیں کسی نے اپنا نام اہل قرآن رکھ کر حجیت حدیث کا انکار کیا ہے تو کوئی حدیث کا نام لے کر اجماع، قیاس و دیگر ضروریات دین کا انکار کر رہا ہے فرقہ اہل قرآن صرف قرآن ہی کو ماننے کا بلند بانگ دعویٰ کر کے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتا رہتا ہے لیکن یہ فرقہ دین سے اتنا بے خبر ہے کہ نماز کا مکمل طریقہ (رکعات، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات، مفسدات اور مسائل سہو وغیرہ) قرآن مجید کی صریح آیات سے ثابت نہیں کر سکتا یہ نام نہاد اہل قرآن فرقہ، نماز جو کہ روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے اس کو تو ثابت نہیں کر سکتا ہاں احادیث کو قرآن کے خلاف گردانا، احادیث و محدثین پر نکتہ چینی کرتے رہنا ہی اس کے نزدیک عمل بالقرآن ہے (معاذ اللہ)۔ حالانکہ یہ فرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے حکم کو شامل صریح آیتوں (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا طِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ.. اور.. مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وغیرہ) پر سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا کہہ کر منکر قرآن بنا ہوا ہے۔

اسی طرح دوسرا فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہتا ہے جس کا کام حدیث کا نام لے کر بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرتے رہنا اور قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت اجماع، قیاس اور دیگر ضروریات دین کا انکار کرنا ہے یہ فرقہ بھی دینی امور میں اپنے بڑے بھائی نام نہاد اہل قرآن کے ہی مانند بالکل جاہل ہے اور نماز کا مکمل طریقہ تفصیل کے ساتھ صریح آیات قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض احادیث سے ثابت کرنے سے ایسا ہی عاجز ہے جیسا کہ ان کے بڑے بھائی نام نہاد اہل قرآن۔ چنانچہ

مالیگاؤں کے مختلف مناظرے<sup>۱</sup> میں غیر مقلدین کی درگت، پونہ ریوڈ اپارک<sup>۲</sup> اور ممبئی میں چیتا کمپ کے مناظرے<sup>۳</sup> سے علماء غیر مقلدین کا فرار اس بات کا بتین ثبوت ہیں۔ یہاں عوام و خواص کے سامنے یہ راز فاش ہو چکا ہے کہ ان کا دعویٰ عمل بالحدیث ایسا ہی جھوٹا ہے جیسے منکرین حدیث کا دعویٰ عمل بالقرآن۔

(۱) شہر مالیگاؤں میں قرأت خلف الامام، سینے پر ہاتھ باندھنے اور ایام قربانی پر ہونے والے مختلف تحریری و تقریری مناظرے۔ (۲) یہ مناظرہ ۱۳ اگست ۲۰۰۰ء کو سینے پر ہاتھ باندھنے کے عنوان پر طے ہوا۔ جس میں پونہ کے ابو زید ضمیر، منصورہ مالیگاؤں کے استاد مولوی ابورضوان محمدی، ممبئی کے غیر مقلد مناظر مولوی مقیم فیضی اور ان کے ساتھ ممبئی کے نجیب بقالی وغیرہ موجود تھے۔ مناظرے میں ان غیر مقلدین کو دعویٰ کے مطابق سینے پر ہاتھ باندھنے سے متعلق صحیح حدیث پیش کرنی تھی جب کہ یہ بات ہر جانکار کو معلوم ہے کہ عوام کے سامنے صحیح حدیث کی رٹ لگانے والا یہ فرقہ قیامت کی صبح تک اس سلسلہ میں ایک بھی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اہل حدیث مناظر مولوی مقیم فیضی صاحب نے پہلے مناظرہ کی شرائط طے کرنے والے غیر مقلد سید محمد عبدالقادر کو بازاری آدمی کہہ کر اس دعویٰ سے فرار اختیار کرنے کی کوشش کی، پھر جب اس میں ناکام ہو گئے تو امام شافعیؒ کے مقلدین علامہ ابن حجر، امام نوویؒ اور مشہور غیر مقلد عالم شیخ البانی رحمہم اللہ جنہوں نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ و الموضوعة لکھ کر ضعیف حدیث کو موضوع حدیث کے زمرہ میں شامل کر، انکار حدیث کی راہ ہموار کر کے امت مسلمہ کو ایسی تکلیف سے دوچار کیا ہے جس کے صدمے سے نکلنے کے آثار دور تک دکھائی نہیں دیتے۔ امام کبیر، محقق جلیل، محدث شہیر، علامہ شیخ حبیب الرحمن اعظمیؒ نے ”الالبانی شذوذہ و اخطاؤہ“ لکھ کر شیخ البانی کی حدیث کی صحت و ضعف کے سلسلہ میں کی گئی غلطیوں کو واضح کر دیا ہے۔ ان کو اصحاب اختصاص میں شمار کر کے ان کی تقلید پر بضد ہو گئے یہاں تک کہ سینکڑوں عوام کے سامنے خود کے اہل حدیث ہونے کا انکار کر دیا اور ان کے اس انکار پر جملہ غیر مقلدین صم بکم عمی کی تصویر بنے انہیں دیکھتے رہے۔ بالآخر جب اس میں بھی ناکام ہو گئے تو مغرب کی نماز کے بعد دوبارہ بیٹھنے کے وعدہ کے باوجود مناظرہ گاہ سے فرار ہو گئے۔ اس مناظرہ کی کیسٹ اور اس کے شرعی گواہ اب تک موجود ہیں۔ (۳) چیتا کمپ (2004-2-28) کا مناظرہ مسئلہ قرأت خلف الامام پر ہوا غیر مقلدین کی طرف سے مناظر کی حیثیت سے اشخ صغیر احمد مدنی، اشخ وصی الدین عمری (بھونڈی)، اشخ عبدالودود سلفی (کلیان) شریک ہوئے لیکن مذکورہ علماء اپنے معاونین کے ساتھ مل کر بھی صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے قرأت خلف الامام کی فرضیت ثابت کرنے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

یہ نام نہاد اہل حدیث فرقہ اپنی پیدائش کے فوراً بعد سے ہی بوکھلاہٹ کا شکار ہے ابتدا سے ہی اشتہار اور پمفلٹ کے ذریعہ فرقہ پر اعتراض کر کے عوام کو گمراہ کرنے کا وہی طریقہ اختیار کئے ہوئے ہے جو سوامی دیانند نے قرآن کے خلاف اور عبد اللہ چکڑالوی نے حدیث کے خلاف اختیار کیا تھا۔ فی الحال مہاراشٹر کے مشہور صحت افزا مقام مہابلیشور میں ان دنوں اسی طرح کا ایک پمفلٹ، غیر مقلدین کے ادارہ، مرکز الاحیاء للذیوعۃ والارشاد اندھیری ممبئی کی طرف سے شائع شدہ بنام ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ تقسیم کیا جا رہا ہے۔ جس میں تمہید کے بعد دجل و فریب اور بد فہمی کے شاہکار تقریباً ۳۱ سوالات کے ذریعہ سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرنے کی ناروا کوشش کی گئی ہے۔ ذیل میں ہم ان کی تمہیدی لفاظیوں اور سوالات کی حقیقت کو واضح کر رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تمہید میں دین اسلام کی عند اللہ مقبولیت اور اس میں فرقہ بندی سے اجتناب کی تاکید کے بعد ائمہ مجتہدین کو اختلاف کی بنیاد اور مذاہب ائمہ کو فرقہ بندی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں: ”آج ہم نے اسلام کو مختلف مذاہب میں تقسیم کر دیا..... ائمہ دین و علمائے کرام کے اقوال، فتاویٰ اور اجتہادات کو شریعت کا جزو تسلیم کیا جانے لگا تو وہیں سے بہت سارے اختلاف شروع ہوئے۔“ غیر مقلدین کا تعصب اور فریب ہے کہ وہ دانستہ طور پر مذہب کو دین کے معنی میں لیکر بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں مذہب اسلام، مذہب یہود، مذہب عیسائیت وغیرہ۔ غیر مقلدین عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ ایسے ہی مذہب حنفی، مذہب شافعی وغیرہ اسلام سے ہٹ کر الگ الگ مذاہب ہیں۔ لیکن

(پچھلے صفحہ کا بقیہ حاشیہ): سے عاجز رہے اور بالآخر سیکڑوں عوام کے سامنے بوقت سحر مناظرہ گاہ سے راہ فرار اختیار کی۔ اس مناظرہ میں سینکڑوں علماء و عوام کے سامنے کلیان کے غیر مقلد مناظر عبد اللہ و دود سلفی نے صحیح مسلم شریف کی حدیث ”واذا قرا فانصتوا“ ص ۱۷۴ یعنی جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو، جس کی صحت کی صراحت خود امام مسلم نے کی ہے، کو موضوع (گھڑی ہوئی، خود ساختہ) حدیث بتایا اور دیگر غیر مقلد مناظرین اس کی خاموش تائید کرتے رہے۔ چنانچہ کمپ کے اس مناظرہ میں عوام نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان جھوٹے اہل حدیث فرقہ کی ۔

کہنے کی زباں اور ہے کرنے کی زباں اور

یہ ان کا دجل اور فریب ہے مذہب سے مراد یہاں دین نہیں بلکہ رائے اور مسلک ہے اور مذہب کا یہ مفہوم حضرات محدثین کرام اور فقہائے عظام کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ ہر عالم کی سند حدیث کے متعلق بھی رائے ہو سکتی ہے اور اس پر مذہب کا لفظ بولا جاسکتا ہے اور متن حدیث میں اس کے معنی اور مفہوم سمجھنے میں بھی رائے ہو سکتی ہے اور اس پر بھی مذہب کا لفظ بولا جاسکتا ہے حضرات محدثین اور فقہاء کے نزدیک یہ بالکل صحیح اور درست ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نقل کرتے ہیں کہ ”مذہب فاروق اعظمؓ بمنزلہ متن است“، یعنی فاروق اعظمؓ کا مذہب ”متن“ کی مانند ہے، ہم غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت عمرؓ نے کوئی اور مذہب ایجاد کیا تھا؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب اور دین سے الگ تھا؟ اگر جواب نہیں میں ہے اور یقیناً ایسا نہیں ہے تو حضرت شاہ صاحبؒ کے قول میں مذہب سے مراد اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے قرآن و حدیث سے اپنی فہم و ذکا کے اعتبار سے جو سمجھا اور رائے قائم کی تھی وہی مذہب ہے۔

حضرت امام نوویؒ لکھتے ہیں جمہور اسلام کے نزدیک مسلمان کافر سے وراثت نہیں لے سکتا لیکن بعض نے کہا ہے کہ مسلمان کافر سے وراثت لے سکتا ہے آگے لکھتے ہیں ”وہو مذہب معاذ بن جبلؓ و معاویہؓ“ کہ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا یہی مذہب ہے (شرح مسلم ج ۲ ص ۳۳) ہم ان غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت معاذ بن جبل اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا مذہب مذہب اسلام کے علاوہ معاذ اللہ کوئی اور مذہب تھا جو انہوں نے خود ایجاد کیا تھا؟ نہیں! بلکہ یہاں بھی مذہب سے ان حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس مسئلہ میں رائے مراد ہے نہ کہ کوئی الگ مذہب۔

محدثین و مجتہدین کی اصطلاح میں مذہب سے مراد دین اسلام کے خلاف کوئی اور دین نہیں اور نہ یہ مطلب ہے کہ حضرات صحابہؓ اور جمہور امت کا اثبات سند اور متن میں کوئی الگ ہی مذہب تھا جس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو، بلکہ ان کے پاس علم صحیح کا وہی طریقہ تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ دراصل یہ علم سے کورے غیر مقلدین الفاظ کے اصطلاحی معنی سے بھی ناواقف ہیں، اس کم علمی

اور کج فہمی کے باوجود صحابہ کرام و ائمہ مجتہدینؒ کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لئے مختلف فیہ مسائل میں صحابہؓ کے اختلاف مذاہب کو یا ائمہ مجتہدین کے اختلاف رائے کو، جسے انہوں نے دلائل شرعیہ کی روشنی میں مستنبط کیا ہے حق و ناحق کا اختلاف بتلا کر امت کو گمراہ کر رہے ہیں۔ و الی اللہ المشتکیٰ

غیر مقلدین عوام کو اسلاف کے اجتہادات سے برگشتہ کر کے، انہیں ناقابل عمل ٹھہرا کر اور اتحاد امت کا پُرکشش نعرہ لگا کر، ترک تقلید پر آمادہ کرتے ہیں۔ اس بلند بانگ دعویٰ کا تقاضہ تو یہ تھا کہ کم از کم ان میں اتحاد ہوتا لیکن آپ حضرات کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ یہ نومولود فرقہ اپنی پیدائش کے کچھ ہی دنوں میں مختلف (سلفی، ثنائی، سامرودی، غرباء، مسعودی اور عثمانی وغیرہ) فرقوں میں بٹ گیا، عالم اسلام کو اتحاد و اتفاق کا درس دینے والے نام نہاد اہل حدیث حضرات صرف ممبئی شہر میں غرباء، سلفی، اثری وغیرہ مختلف فرقوں میں منقسم ہیں۔

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز بزعم خویش وہ اٹھے ہیں رہبری کے لئے

ہم اتحاد و اتفاق کے ان ٹھکیداروں سے سوال کرتے ہیں کہ:

(۱) امت میں اتحاد و اتفاق کی دعوت دینے والا نومولود نام نہاد اہل حدیث فرقہ خود اتنی فرقوں میں منقسم کیوں ہے؟

(۲) نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں میں کون حق پر ہے اور کون ناحق؟

(۳) غیر مقلدین اپنے ان فرقوں کی (جوان کے نزدیک ناحق ہیں) فہرست پیش کریں تاکہ امت ان سے اجتناب کر سکے۔

(۴) ایسے گمراہ فرقوں کو فرقہ اہل حدیث سے خارج کرنے کے لئے ذمہ داران غیر مقلدین نے اب تک کون سے اقدامات کئے اور آئندہ کس طرح کے اقدامات کئے جائیں گے؟

(۵) امت میں اتحاد و اتفاق ہو جائے اور امت ایک مرکز پر جمع ہو جائے اس کے لئے ہمیں غیر مقلدین کے، ثنائی، سامرودی، غرباء، سلفی، مسعودی (جماعت المسلمین) اور عثمانی وغیرہ فرقوں میں سے کس فرقہ میں شامل ہونا چاہیے؟



(۶) ائمہ مجتہدین کے فتاویٰ واجتہادات تو آپ لوگوں کے نزدیک اختلاف امت کا باعث ہوں لیکن فتاویٰ سلفیہ، فتاویٰ ثنائیہ، فتاویٰ نذیریہ، نزل الابرار، دستورالمتقی کی طباعت و اشاعت سے وحدت امت کو کوئی نقصان نہ ہوا یا کیوں؟

(۷) غیر مقلدیت اختیار کرنے کے باوجود اختلاف ختم نہ ہو سکا لہذا کوئی اور حل پیش کریں؟

(۸) IRF کا تعلق کس فرقے سے ہے؟

(۹) IRF میں موجود کتنے لوگ مجتہد ہیں؟

(۱۰) اگر مجتہد نہیں ہیں تو کس کے مقلد ہیں؟

(۱۱) IRF میں اگر مقلدین ہیں تو تقلید شخصی کرتے ہیں یا تلفیق کا شکار ہیں؟

(۱۲) IRF میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے ایک مسلک سے تعلق رکھتے ہیں یا سبھی مسلک کے بچے ہیں؟

(۱۳) ان تمام بچوں کو اجتہادی مسائل میں اپنے اپنے مسلک کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے یا سب کو فرقہ غیر مقلدین کے اختیار کردہ مسائل بتائے جاتے ہیں؟

(۱۴) IRF میں کام کرنے والے مدرسین میں کتنے غرباء ہیں، کتنے اثری ہیں اور کتنے سلفی؟

(۱۵) اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) IRF کے نزدیک گمراہ ہیں یا حق پر؟

(۱۶) IRF میں موجود حنفی مدرسین کو اپنے مسلک کے مطابق عمل کرنے کی اجازت کیوں نہیں ہے؟ (۱۷)

فروعی مسائل میں اپنے موقف پر جرحے رہنے والے حنفی اساتذہ کو IRF سے خارج کر دیا جاتا ہے، کیوں؟

(۱۸) IRF کی پہلی دس روزہ اسلامک انٹرنیشنل کانفرنس کے پہلے جمعہ کی نماز میں ایک اذان اور دوسرے

جمعہ کی نماز میں دو اذان دی گئی، کیوں؟

## مرکز الاحیاء لل دعوة والا رشاد اندھیری ممبئی سے شائع شدہ اور IRF بھیونڈی کی طرف سے تقسیم کردہ سوالات اور بالترتیب ان کے جواب

- (۱) دین اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکمل نازل ہوا یا ادھورا؟
- (۲) کیا سورۃ المائدہ کی یہ آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا (ترجمہ: آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمہارے واسطے اسلام کو) دین اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان نہیں کر رہی ہے؟
- (۳) اگر دین مکمل نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک مکمل دین پہنچایا کہ نہیں جو اللہ نے ان پر نازل کیا تھا یا اس میں خیانت کی؟ نعوذ باللہ
- (۴) اگر دین بھی مکمل نازل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مکمل دین سکھایا اور اس میں کسی قسم کی کمی و بیشی نہیں کی تو اس میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہمارا کسی ایک امام کی تقلید کو واجب سمجھنا کس حد تک درست قرار دیا جاسکتا ہے؟
- (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کو ذلت سے بچنے صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا چھوڑ کر گئے ہیں چاروں اماموں کی تقلید یا اتباع کتاب و سنت جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ترک ت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنة رسولہ ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک کہ تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے) (مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۱ موطا امام مالک)

جواب: دین اسلام مکمل نازل ہوا، الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کا مژدہ سنایا اور اس کے چہونچانے کا پورا پورا حق اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر دیا۔ ہم سب اس کے گواہ ہیں، اور اس دین میں کمی بیشی کرنے والا ملعون و مردود ہے۔

اکمال دین کے معنی، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہ بیان کرتے ہیں کہ آج دین حق کے تمام حدود و فرائض اور احکام و آداب مکمل کر دیئے گئے، اب اس میں نہ کسی اضافہ اور زیادتی کی ضرورت باقی ہے اور نہ کمی کا احتمال (روح المعانی بحوالہ معارف القرآن، ج ۳ ص ۳۶) یہی وجہ ہے کہ جو چند آیتیں اس کے بعد نازل ہوئیں ان میں یا تو ترغیب و ترہیب کے مضامین ہیں یا انہی احکام کی تاکید جن کا بیان پہلے ہو چکا تھا۔ لہذا اب دین میں ایسی باتوں کا اضافہ کرنا جس کا ثبوت ادلہ شرعیہ سے نہ ہو بدعت کہلائے گا اور ایسا کرنے والا اسلام کے دعویٰ تکمیل کی مخالفت کرنے والا ہوگا۔ رہا اصول اجتہاد کے ماتحت نئے نئے پیش آنے والے واقعات و حالات کے متعلق احکام شرعیہ بیان کرنا، یہ تکمیل دین کے منافی نہیں۔ کیوں کہ قرآن کریم نے جس طرح احکام شرعیہ کے حدود و فرائض وغیرہ بیان فرمائے ہیں اسی طرح اصول اجتہاد بھی قرآن ہی نے متعین فرما دیئے ہیں، ان کے ذریعہ جو احکامات قیامت تک نکالے جائیں گے وہ ایک حیثیت سے قرآن ہی کے بیان کئے ہوئے احکامات مانے جائیں گے۔ کیوں کہ یہ ان اصول کے تحت ہوں گے جو قرآن نے بیان کئے ہیں۔

درج بالا تحریر سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہوئی کہ ائمہ مجتہدین کتاب و سنت کے قائم کردہ اصول استنباط و اجتہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو واضح اور حرام کردہ چیزوں کو واضح کرنے والے تھے نہ کہ کسی بدعت کے ایجاد کرنے والے۔

اسی طرح غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث ان سوالات کے ذریعے عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ تفقہ فی الدین، اجتہاد و تقلید وغیرہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے منافی، مذہب اسلام کے علاوہ کوئی اور چیز ہے۔ حالانکہ تفقہ فی الدین اللہ تعالیٰ کی خصوصی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماتے ہیں یہ نعمت اسی کو عطا فرماتے ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”مَنْ یُردِ اللّٰہُ بہِ خَیْرًا یَفْقَہْہُ فِی الدِّیْنِ (رواہ الترمذی) یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا معاملہ فرماتے ہیں اسے تفقہ فی الدین (دین کی سمجھ) عطا فرماتے ہیں۔“

ترمذی شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ ”خَصَلْتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِی

منافق حسن سمت ولا فقه فی الدین کہ منافق میں دو خصلتیں جمع نہیں ہوتیں (ایک تو خوش خلقی اور (دوسرے) تفقہ فی الدین۔“

تفقہ فی الدین کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ“ ترجمہ: سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کرے دین میں۔“ اور تفقہ فی الدین کے لئے آنے والوں سے اچھے سلوک کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو ہدایت دیتے ہوئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ان الناس لكم تبع وان رجلا ياتونكم من اقطار الارض يتفقون في الدين فاذا اتوكم فاستوصوا بهم خيرا“ (رواہ الترمذی) ترجمہ: لوگ تمہارے تابع دار ہیں (یعنی میرے بعد لوگ تمہاری پیروی کریں گے، تمہارے طریق پر چلیں گے اور تمہیں میرے اصحاب اور میرا براہ راست فیض یافتہ سمجھ کر) اطراف عالم سے کتنے ہی لوگ دین کا علم اور فہم حاصل کرنے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے، پس جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھے سلوک کرنے میں تم میری وصیت قبول کرو۔“

فقیہ اپنے کمال علم و فہم کی بناء پر دین کی حقیقتوں کا آشنا ہوتا ہے اور شرعی احکامات و ہدایات کے ہر پہلو پر گہری بصیرت رکھتا ہے، وہ دینی معاملہ میں مفکر و مدبر ہوتا ہے۔ تفقہ فی الدین وہ خصوصی نعمت ہے جس کی وجہ سے آدمی شیطان کے مکائد سے محفوظ رہتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے ”فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد“ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے۔“ اور اہل فہم پر یہ بات روشن ہے کہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقے تفقہ فی الدین کی اس خصوصی نعمت سے محروم ہیں۔ اور پمفلٹ ”متلاشیان حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات“ میں مذکور سادس بھی اسی نعمت فقہ سے محرومی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ پ ۵ ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو“ فرما کر صراحتاً اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ”اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ“

یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے، اور ”فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“، پس اہل علم سے دریافت کرو اگر خود تم نہیں جانتے،“ فرما کر منہیں کی اتباع اور نہ جاننے کی صورت میں اہل ذکر سے سوال کو لازم قرار دیا ہے۔ اسی طرح اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر“، فرما کر تقلید شخصی کو جائز قرار دیا اور ”انما شفاء العی السوال“ فرما کر نہ جاننے والوں کو (جاننے والوں سے) سوال کرنے کی ترغیب دی ہے۔ کتاب و سنت کے انہی احکامات کی بناء پر اہل سنت والجماعت مجتہدین و منہیں کی تقلید پر متفق رہے ہیں۔ رہا کتاب و سنت سے تقلید کے ثبوت کے بعد ائمہ اربعہ کے ناموں کی صراحت کا سوال تو یہ جہالت و غفلت پر مبنی ہے۔ قرآن مجید میں ”فَاقْرَؤْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ“ کے ذریعے قرآن پڑھنے کا حکم ہے لیکن قرآن سب سے کسی ایک کی تقلید کرنا تفصیل نہیں اور نہ اس بات کی صراحت ہے کہ پوری زندگی ان قرآن سب سے کسی ایک کی تقلید کرنا لیکن پوری امت قاری عام کوئی کی قرأت اور قاری حفصؓ کی روایت پر عمل کر رہی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لیکن کہیں ان کتب احادیث کے نام مذکور نہیں ہیں جن میں اقوال و افعال رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مذکور ہیں۔ اب اس بات کو بنیاد بنا کر کہ ”قرآن مجید میں کہیں بھی اطیعوا البخاری و اطیعوا الترمذی نہیں کہا گیا ہے“ کوئی عقل مند ان کتب احادیث کے پڑھنے کو ناجائز نہیں بتلاتا۔

اس قسم کے بے بنیاد سوال کر کے ثابت شدہ امور کو بھی ناجائز کہہ دینا غیر مقلدین ہی کا کام ہے۔ یہ فرقہ دینی امور میں عجیب بے بسی کا شکار ہے، نہ دین کا علم ہے نہ فہم، نہ کتاب و سنت کو پڑھنا نہ سمجھا۔ دو چار کتابیں نا اہل غیر مقلد علماء کی ہندی، انگلش، اردو میں پڑھ لیں اور ان کی تقلید میں فقہاء، محدثین و مقلدین کو برا بھلا کہنے لگے۔ بس اتنا ہی سکھاتا ہے ان کا فرقہ، وہ غیر مقلد ہی کیا جو اسلاف کے متعلق بدگمان و بدزبان نہ ہو۔ اللہم احفظنا منہ

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**  
(۱۹) دین بھی مکمل نازل ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مکمل دین سکھایا اور اس میں کسی قسم کی

کمی و بیشی نہیں کی تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامرو دی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث وغیرہ بننے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہمارا اس میں سے کسی بھی قسم کا غیر مقلد بن جانا کس حد تک درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کو ذلت سے بچنے، صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا چھوڑ کر گئے ہیں؟ نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین کے مختلف فرقوں میں شمولیت یا اتباع کتاب و سنت؟ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ترک فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بہما کتاب اللہ و سنة نبیہ۔ ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک کہ تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔ (موطا امام مالک)

(۲۱) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی کتابوں (کتب ستہ و دیگر) کا نام لے کر بتلایا ہے کہ بخاری کی حدیث پڑھنا اسے ہی اصح الکتاب بعد کتاب اللہ سمجھنا، یا قرآن سبعہ کے راوی قاریوں کا نام لے کر قرآن شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کی منطق کے مطابق یہ آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کے خلاف ہے یا نہیں؟

(۲۲) کتاب و سنت میں قرآن مجید کو یکجا کرنے اور ۳۰ پاروں میں تقسیم کرنے کا حکم کہاں ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے؟

(۲۳) الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ..... الخ۔ سورہ مائدہ کی تیسری آیت ہے اسی آیت میں اس کے فوراً بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے حالت اضطرار کے حکم کو بیان کیا ہے۔ اضطراری حالت کیا ہے اس سلسلہ میں علامہ ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر میں صحابہؓ و فقہاءؒ کے اقوال پیش کئے ہیں۔ کیا آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کے نزول کے بعد صحابہؓ و فقہاءؒ کے اقوال پیش کرنا آپ کی منطق کے مطابق دین میں اضافہ نہیں ہے؟

(۲۴) اضطرار کس حالت کو کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں اپنی رائے یا کسی کا قول پیش کر کے آیت الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ کی مخالفت نہ کریں؟

(۲۵) آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے بعد بھی وحی کا نزول ہوتا رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات صحابہ کرامؓ محفوظ کرتے رہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کے نزول کے بعد نازل ہونے والی آیت اور وارد ہونے والے ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے؟ (الف) وہ قابل اتباع ہیں یا نہیں؟ (ب) کیا ان آیتوں کا نزول وعدہ تکمیل دین کے خلاف ہے؟ (ج) تکمیل دین کے معنی صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں اپنی رائے یا کسی کا قول پیش کر کے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کی مخالفت نہ کریں۔

سوال نمبر ۶۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی شخص کے کہنے سے اسلام میں کوئی چیز واجب، فرض یا سنت، حلال یا حرام ہو سکتی ہے یا نہیں؟

سوال نمبر ۷۔ اگر کوئی شخص اپنے عالم یا امام کے کہنے پر کسی چیز کو حلال یا حرام، فرض یا سنت سمجھے تو وہ سورہ التوبہ آیت ۳۱ ”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ تَرَجُمَ“ ٹھہر لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر کے مصداق اماموں کو اللہ کے مقابلے میں رب بنانا نہیں ہے؟

جواب: کسی شخص کے کہنے سے شریعت میں کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی۔

”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ ترجمہ: ٹھہر لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو خدا اللہ کو چھوڑ کر، اس آیت میں علماء و مشائخ کو رب بنانا کا رو ہے ان کی تقلید کرنے کا رد نہیں۔ اور جس طرح رب بنانا علماء و مشائخ کو ناجائز ہے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کو بھی رب بنانا ناجائز ہے اسی لئے اس آیت میں وَالْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ (التوبہ آیت ۳۱) بھی ساتھ ہے، لیکن غیر مقلدین عوام کے سامنے جب بھی یہ آیت پیش کرتے ہیں ”وَالْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ“ کے الفاظ نہیں پیش کرتے۔

یہود و نصاریٰ کے احبار اور ہبان کی صفت اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سَمَاعُونَ لِلْكَذِبِ (المائدہ ۲۲) (کان لگالکا کرجھوٹ کے سننے والے) اور اَتَّكَلُونَ لِلْسُّحْتِ (المائدہ ۲۲) (جی بھر بھر کر حرام کے کھانے والے) بتائی ہے اور ان کے بارہ میں بتایا کہ یُكْتَبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ



يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ. (البقرہ ۷۹) لکھتے ہیں کتاب کو اپنے ہاتھوں سے پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے (یہ حرام خور، پرلے درجے کے جھوٹے اور خدا کے ذمہ بہتان باندھنے والے احبار و رہبان کو یہود و نصاریٰ ”معصوم عن الخطاء“ مان کر اور ”شارع“ کا درجہ دے کر انہیں رب بنا لیا تھا۔ یہ جس چیز کو حلال کہہ دیں اسے حلال اور جس چیز کو حرام کہہ دیں اسے حرام مانتے تھے۔ احبار و رہبان کو رب کا درجہ دینے والے ان یہود و نصاریٰ کے متعلق ارشاد ہے ”اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ یعنی ٹھہر لیا اپنے عالموں اور درویشوں کو رب، اللہ کو چھوڑ کر۔ غیر مقلدین کا اس آیت کو ائمہ اربعہ کی تقلید پر چسپاں کرنا کلمۂ حق اریذ بہا الباطل کا مصداق اور تقلید یہود ہے۔

کیوں کہ اہل سنت والجماعت (مسالک اربعہ) کے نزدیک مجتہد قانون داں ہوتا ہے یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح قانون ساز نہیں ہوتا۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک مجتہد اور امام معصوم عن الخطاء نہیں ہوتا بلکہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث (المجتهد یخطئ ویصیب) کی بنیاد پر اس کے اجتہاد میں خطا کا احتمال ہوتا ہے۔ اہل سنت والجماعت (مسالک اربعہ) کے نزدیک مجتہد یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح اللہ کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے والا نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام واضح کرنے والا ہوتا ہے، اس کا یہ اعلان ہوتا ہے کہ القیاس مظہر لا مثبت یعنی قیاس شرعی خدا کے حکم کو ظاہر کرتا ہے خود مسائل نہیں بناتا۔

یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان خدا کی راہ سے ہٹانے والے تھے اور مجتہدین و فقہائے امت مسلمہ خدا اور رسول کی راہ پر چلانے والے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے تھے، جب کہ ائمہ مجتہدین خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کو راہ ہدایت دکھانے والے ہیں۔

بتائیے کہاں ائمہ مجتہدین اور کہاں یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان ۔

بہیں تفاوت رہ از کجاست تا کجا

کاش یہ تلاش حق کی دعوت دینے والے غیر مقلدین احباب ۔

جن کو حاصل بصیرت، نہ نورِ نظر

دینی امور میں اپنی رائے پر بھروسہ کرنے کے بجائے فقہائے امت کی تقلید کر لیتے تو آج قرآن مجید کی اس معنوی تحریف میں مبتلاء ہونے سے بچ جاتے۔

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**  
(۲۶) اس آیت کے نقل کرنے میں خیانت سے کام کیوں لیا؟ کیا آپ لوگوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو رب بنانا جائز ہے؟

(۲۷) آپ حضرات نے آیت ”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی۔ لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان حرام خور اور پرلے درجے کے بدمعاش اور خدا کے ذمہ بہتان باندھنے والے تھے اس کے برعکس مسلمانوں کے ائمہ مجتہدین ورع و تقویٰ میں مشہور، دینی علوم کے ماہر اور ایک مخصوص فہم کے مالک تھے۔

(۲۸) آپ حضرات نے آیت ”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ ائمہ مجتہدین یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح قانون ساز اور شارع نہیں بلکہ قانون داں اور شارح تھے۔

(۲۹) آپ حضرات نے آیت ”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ لکھ کر ائمہ کی تقلید کو ناجائز ٹھہرانے کی کوشش کی، لیکن سادہ لوح عوام کو یہ کیوں نہیں بتایا کہ ائمہ مجتہدین کو یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی طرح رب بنانا ناجائز ہے لیکن آیت ”فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ“ پس اہل علم سے دریافت کرو اگر تم خود نہیں جانتے، پر عمل کرتے ہوئے ان کی تقلید جائز ہے۔

(۳۰) منہجین کی اتباع، اہل ذکر سے سوال، اولوالامر کی اطاعت کا ثبوت قرآن مجید کی آیات سے صراحتاً ثابت ہے۔ اس ثابت شدہ امر کو ناجائز و حرام بتانا کیا یہود کے احبار و رہبان کی طرح اللہ کے حلال کو حرام کرنا نہیں ہے؟

(۳۱) کیا ثابت شدہ اطاعت پر آیت ”اتَّخِذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهَبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ“ پیش کرنا یحرفون الکلم عن مواضعہ پر عمل اور تقلید یہود نہیں ہے؟

(۳۲) کیا یہود کے احبار اور یہاں مجتہد تھے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۳) جس طرح بخاری و مسلم کی روایت کے مطابق مجتہد کو صواب پر دو اجراء اور خطا پر ایک اجر ملتا ہے کیا اسی طرح ان یہود و نصاریٰ کے احبار اور یہاں کو بعض مسائل میں دو اجراء اور بعض میں ایک اجر ملے گا؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۴) اگر ائمہ اربعہ کے استنباط کردہ مسائل کو مان لینا آپ کے نزدیک ان کو رب بنالینا ہو گیا تو فتاویٰ علمائے اہل حدیث، فتاویٰ نذیریہ، فتاویٰ سلفیہ، فتاویٰ ثنائیہ کو ماننا، ان کی طباعت و اشاعت کرنا ان کو رب بنالینا نہیں ہوا، کیوں؟

(۳۵) حلال حرام، فرض و واجب کسے کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۶) بھینس حلال ہے یا حرام؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۳۷) گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں، کسی امتی کا قول پیش کر کے اسے اپنا رب بنانے کی کوشش نہ کریں؟

(۳۸) گناہ کی یہ قسمیں قرآن و حدیث میں کہاں بیان کی گئی ہیں؟

(۳۹) گناہ کبیرہ کی دنیوی سزا ایک ہی قسم (یعنی حد) ہے یا دو قسمیں (حد اور تعزیر) ہیں؟

(۴۰) حد اور تعزیر کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کیجئے؟

(۴۱) شبہ کی کتنی قسمیں ہیں ہر قسم کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کیجئے؟

(۴۲) غیر مقلد عالم نواب نور الحسن صاحب عرف الجادی ص ۱۰۹ پر لکھتے ہیں کہ ”ایک شخص نے زنا کیا اور اسی نطفہ سے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ لڑکی جوان ہو گئی تو زانی باپ کا نکاح اس نطفہ کی بیٹی سے جائز ہے“ غیر مقلدین اس مسئلہ کا ثبوت صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں؟

محترم قارئین! یہ ہے غیر مقلدین اہل حدیث کا حال کہ کم علمی و بد فہمی کے سبب پیدا ہونے والے اعتراضات کو کس شان سے پمفلٹ کی شکل میں عوام میں پھیلا رہے ہیں۔

جہل نے سر پہ چڑھائی ہے کلاہ و دستار

(اپنے خود ساختہ نظریات کے پرچار کے سلسلہ میں فرقہ غیر مقلدین کے افراد کا اس وسوس کے پٹارے کو بغیر تحقیق کے عوام میں تقسیم کرنے کا سبب ان کی اپنے نا اہل علماء کی اندھی تقلید ہے۔ ان غیر مقلدین کو دین کا علم ہے نہ فہم اور نام ہے اہلحدیث۔ اسے ہی کہتے ہیں اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔)

سوال نمبر ۸۔ اگر بالفرض چاروں امام برحق مانے جائیں (جیسا کہ عام رجحان ہے) تو کسی ایک امام کی تقلید کر کے اس کو پورا اسلام مل جائے گا یا صرف اسلام کا ۴/۱ حصہ ملے گا باقی چھوٹ جائے گا، کہیں ایسا تو نہیں کہ پورے اسلام پر عمل کرنے کے لئے پوری زندگی کو چار حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گا؟

جواب: ائمہ اربعہ (چاروں امام) دین کی تشریح و تفہیم کرنے والے تھے نہ کہ تقسیم کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنے دین کی تدوین کا کام لیا ہے۔ استنباطی مسائل میں اختلاف کی بنیاد پر ائمہ اربعہ کو دین کی تقسیم کرنے والا بنانا مزاج شریعت سے جہالت کی بناء پر ہے۔ اور اس جہالت میں فرقہ غیر مقلدین کا ہر چھوٹا بڑا مبتلا ہے۔

قرآن مجید سات حروف میں نازل ہوا ہے لیکن کوئی ایک ہی طریقہ پر قرآن شریف پڑھے تو اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب مل جائے گا، اسی طرح کوئی عامی کسی ایک امام کی تقلید کر لے تو اسے پورے دین پر عمل کرنے کا ثواب مل جائے گا؛ اور جس طرح ایک قرأت پر تمام عمر قرآن مجید پڑھنے والے کو یہ کہنا کہ اس نے قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کیا ہے، حماقت و جہالت ہے اسی طرح یہ سمجھنا کہ ایک امام کی تقلید کرنا اسلام کے ۴/۱ (چوتھائی) حصہ پر عمل کرنا ہے اور پورے اسلام پر عمل کرنے کے لئے زندگی چار حصوں میں تقسیم کرنا پڑے گی سراسر جہالت و بد فہمی ہے اور اس جہالت و بد فہمی کو امت میں پھیلا نا بد بختی ہے۔ اللہم احفظنا منہ۔

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**  
(۴۳) قرآن مجید کتنے حروف میں نازل ہوا، قرأت سبعہ کیا ہے؟ ہر قرأت مکمل قرآن ہے یا نہیں؟  
صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۴) مکمل قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے قرآن مجید کو سات مرتبہ اختلاف قرأت کے ساتھ پڑھنا ہوگا یا صرف ایک مرتبہ ایک ہی طریقہ سے تلاوت کرنا کافی ہوگا؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۵) جملہ غیر مقلدین قاری عاصم کوئی قرأت اور امام حفصؒ کی روایت پر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، کس دلیل کی بنیاد پر؟

(۴۶) ایک طریقہ قرأت کو اختیار کرنے اور بقیہ چھ کے ترک کا شرعی حکم کیا ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۴۷) محدثین نے اپنی کتابوں (صحاح ستہ و دیگر) میں متعارض روایات لائیں ہیں اور اختلاف مذاہب کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ لوگوں کی منطق کے مطابق کیا یہ حضرات امت میں فرقہ بندی کے داعی تھے؟

(۴۸) کیا صحابہ کرامؓ سے بدظنی و بدگمانی براہ راست اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت پر انگلی اٹھانا نہیں ہے؟

(۴۹) متعارض روایات میں تطبیق نہ ہونے کی صورت میں کسی ایک پر ہی عمل ممکن ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ میں بعض کا رفع یدین کرنا بعض کا نہ کرنا ثابت ہے۔ تو کیا یہ صحابہ کرام دین میں فرقہ بندی پیدا کرنے والے تھے؟ نعوذ باللہ۔

ان غیر منصوص و متعارض مسائل میں اختلاف طبعی و فطری ہے اور یہ وحدت امت کے منافی نہیں۔ لیکن دینی علوم سے جاہل ان غیر مقلدین کے ذہن میں اتحاد امت کا ایک عجیب تصور ہوتا ہے، جس کی وجہ سے یہ ہمیشہ اس کشمکش میں مبتلا رہتے ہیں کہ جب اسلام ایک تو چار چار مذاہب کیوں؟ پھر اس سوال کا جواب چاروں مسلک کو باطل کہہ کر اس سے نجات کی صورت میں نکلتا ہے۔ ان جاہل غیر مقلدین کو یہ نہیں پتہ کہ مسالک اربعہ کا یہ اختلاف حق اور باطل کا اختلاف نہیں بلکہ حق کے دائرے میں راجح و مرجوح کا اختلاف ہے۔ مسالک اربعہ کے اس اختلاف کی ایک وجہ نصوص کا تعارض بھی ہے۔ اسی وجہ سے ان غیر مقلدین کو جب نصوص میں تعارض نظر آتا ہے تو انہیں اپنی جہالت کی آمیزش سے بنائی ہوئی خود ساختہ وحدت امت کی عمارت کی بنیادیں ہلٹی محسوس ہوتی ہیں بالآخر یہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۵۰) جب صحابہ کرامؓ اجتہادی امور میں اختلاف کے باوجود دین کی تقسیم کرنے والے نہیں تھے، تو ائمہ اربعہ کا اجتہادی امور میں اختلاف، دین کی تقسیم کرنے والا کیسے ہوگا؟

(۵۱) اجماع و قیاس کی حجیت پر صحابہ و ائمہ سمیت پوری امت کا اجماع ہے۔ لیکن آپ حضرات اجماع و قیاس کی حجیت کا انکار کر کے امت میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ کیوں؟

(۵۲) اعتقاد و اعمال میں گروہ صحابہؓ ”ما انا علیہ واصحابی“ کی بنیاد پر حق کا معیار ہیں؛ تو کیا غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقہ اجماع صحابہ کا انکار کر کے گمراہ نہیں ہو رہے ہیں؟

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا): حضرات احادیث کی حجیت کا انکار کر کے منکر حدیث بن کر اپنی انا کی تسکین کا سامان کرتے ہیں یا روایات کے تعارض سے انکار کی ایسی باطل تاویلیں پیش کرتے ہیں جس سے ایک مومن کی روح کا نپ جاتی ہے۔ چنانچہ مہاراشٹر کالج ممبئی کے غیر مقلد لکچرار، پیٹھس میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم رکھنے کا دعویٰ کرنے والے نام نہاد اہل حدیث پروفیسر ثار محمد پانٹکر، اپنی کتاب ”قصہ رفع یدین کا“ کے صفحہ نمبر ۴۳ پر رقم طراز ہے: ”رفع یدین اور ترک رفع یدین والے دو گروہوں میں مصالحت کی صورت نکالنے کے لئے ایک تیسرا گروہ جو انہیں سے مرکب ہے میدان میں آیا ہے۔ اس گروہ کے مطابق اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دونوں طریقے سے نماز پڑھی یعنی کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا۔ ہمارے نزدیک یہ کوشش تو ہیں رسول ہے اور اس لئے مذمت کے قابل ہے۔ تو ہیں اس لئے کہ یہ بات نبی کی شان سے گری ہوئی ہے کہ وہ اپنی امت کو مختلف طریقے سے نماز سکھائے۔ آگے صفحہ نمبر ۴۴ پر لکھتے ہیں ”لہذا اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی باولے آدمی کی طرح کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا (نعوذ باللہ) ایسا کہنا سراسر غلط ہے کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جبریلؑ سے جو نماز سیکھی وہ ایک ہی طریقہ کی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تا دم حیات اسی پر قائم رہے۔“ مانجھو لیا کے مریض، اس مجبوط الحواس نام نہاد اہل حدیث کی جرأت دیکھنے کے اپنے خود ساختہ تصور دین کو بچانے کے لئے کس شان سے احادیث ترک رفع یدین کا انکار کر رہا ہے۔ یہ یادہ گوئی ثمرہ ترک تقلید ہے۔ اللھم احفظنا منہ۔

جب چھوڑ کر تقلید کو تم ہو گئے آزاد ہے خوف کہ ایمان کو برباد کر دے

سوال نمبر ۹۔ تقلید کا ذکر قرآن میں کتنی مرتبہ آیا ہے اور کہاں؟

سوال نمبر ۱۰۔ تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے فرض واجب یا سنت؟

سوال نمبر ۱۱۔ تقلید کا حکم کس نے دیا؟ اللہ نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یا چاروں اماموں نے، اگر کسی نے نہیں دیا تو ہم کس کے کہنے پر اماموں کی تقلید کریں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آیت (فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو) میں لوگوں کی دو قسمیں بتائی ہیں۔

(۱) وہ جو اہل ذکر ہیں جن کو دین خوب یاد ہے انھیں مجتہدین کہتے ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو نہیں جانتے، جو مجتہد نہیں ہیں، ان کو حکم دیا کہ تم اہل ذکر سے پوچھ لیا کرو، اور اسی کا نام تقلید ہے۔

”فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کرلو“ کے تحت عامی پر مجتہد کی تقلید واجب ہے۔ رہا کتاب و سنت میں ’ائمہ اربعہ کے نام کی صراحت کا ہونا تو یہ ایک جاہلانہ سوال ہے۔... قرآن کریم میں ”فَاقْرَأْ وَامَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (المزمل ۲۰) کے ذریعہ قرآن شریف پڑھنے کا حکم ہے لیکن قرائے سبعہ کے ناموں کی تفصیل نہیں ہے اور نہ کوئی شخص کتاب و سنت میں ان قرائے سبعہ کے ناموں کی تفصیل کے نہ ملنے کو بہانہ بنا کر قرآن مجید کی تلاوت سے رکتا ہے، اسی طرح قرآن شریف میں فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء ۲) کے ذریعہ نکاح کا حکم ہے لیکن جن عورتوں سے نکاح ہونا ہے ان کے ناموں کی تفصیل نہیں۔ اب ان عورتوں کے ناموں کی تفصیل نہ ہونے کو بنیاد بنا کر علم و فہم سے کورے غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث تو نکاح سے رک سکتے ہیں لیکن کوئی عقل مند اسے درست قرار نہیں دے سکتا۔ جس طرح ”قرائے سبعہ نے یہ حکم نہیں دیا کہ تلاوت قرآن کے وقت قرأت میں میری تقلید کرنا“ کو بنیاد بنا کر قرآن مجید کی تلاوت سے روگردانی درست نہیں اسی طرح ”ان اماموں نے اپنی تقلید کا حکم نہیں دیا“



کو بنیاد بنا کرنا اہلیت کے باوجود ترک تقلید کی راہ اپنانا.. درست نہیں ہے۔ فافہم وتدبر

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**

(۵۳) منکرین حدیث نام نہاد اہل قرآن فرقہ کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟ اور کہاں؟

(۵۴) فرقہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا ذکر قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ہے؟ اور کہاں؟

(۵۵) فرقہ اہل حدیث کی عوام کا کسی بھی مسئلہ میں صرف اپنے ہی نا اہل غیر مقلد علماء کی تقلید کرنا فرض ہے

واجب ہے یا سنت؟

(۵۶) فرقہ اہل حدیث میں شامل ہونے کا کس نے حکم دیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے؟ یا ان غرباء، سلفی، سامرودی و عثمانی فرقہ کے بانیوں نے؟

(۵۷) اگر بالفرض غرباء اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث، سلفی

اہل حدیث وغیرہ سب برحق مانیں جائیں تو کسی ایک فرقہ میں شامل ہونے کے بعد آپ لوگوں کی منطق

کے مطابق کوئی شخص مکمل اہل حدیث نہیں بن سکتا۔ فرقہ اہل حدیث کی مختلف فرقوں میں شمولیت اختیار

کر کے مکمل اہل حدیث بننے کے لئے زندگی کے کتنے ٹکڑے کرنے پڑیں گے؟

سوال نمبر ۱۲۔ کیا ہم اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے خلاف فیصلے کر کے کفر کا ارتکاب نہیں کر رہے ہیں؟

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے ”وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْكَافِرُونَ“۔ ترجمہ: اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ

بالکل کافر ہیں“ (المائدہ ۴۴)

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اولوالامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ پ ۵ ترجمہ: اے

مومنو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو۔

دوسری جگہ منہجین کی اتباع کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے۔

نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد حق سبحانہ و تعالیٰ ہے  
 فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔  
 نہ جاننے والوں کی شفاء سوال کرنے ہی میں ہے اسی لئے اہل سنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی،  
 حنبلی) درج بالا آیات پر عمل کرتے ہوئے اجتہادی مسائل میں دینی علوم کے ماہر، مجتہدین و منینین کی  
 تقلید پر متفق ہیں۔ جہاں دیگر احکامات قرآنی کی مخالفت کرنے والے کا شمار ”وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا  
 أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ“ (المائدہ ۴۴) میں ہوگا اسی طرح درج بالا منینین کی اتباع، اہل ذکر  
 سے سوال اور اولوالامر کی اطاعت کو واجب کرنے والی آیات کے منکرین کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوگا۔  
 ”مجتہد“ دین کی سمجھ رکھتا ہے اور مقلد اس دین کی سمجھ رکھنے والے (مجتہد) کی سنتا ہے۔ جو شخص دین  
 کی سمجھ رکھتا ہو یعنی اسے تفقہ فی الدین حاصل ہوا ہے تو کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں، لیکن جو فقیہ نہ ہو تو اس  
 کی نجات ان دین کی سمجھ رکھنے والے مجتہدین کی سننے میں ہی ہے۔ مرکز الاحیاء لل دعوة والارشاد کے غیر  
 مقلدین احباب کی طرف سے شائع کئے گئے سوالات اس بات کے غماز ہیں کہ انہیں دین کی سمجھ نہیں۔  
 ورنہ اس قسم کے وساوس سے ان کے قلوب مملو نہ ہوتے اس لئے ہم ان احباب سے التجاء کرتے ہیں کہ  
 جلد از جلد ان لوگوں کی اقتداء کر لیں جن کا تفقہ فی الدین مسلم ہے، ورنہ ڈر ہے کہ کہیں شیطان اسی طرح  
 وساوس کی وادی میں بھٹکا کر جہنم کا ایندھن نہ بنادے اور وہاں کہنا پڑے کہ ”لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا  
 كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ“ (سورہ ملک) ترجمہ: اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں  
 (شریک) نہ ہوتے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلام کی حالت میں زندہ رکھے اور ایمان کی حالت  
 میں موت عطا فرمائے، آمین۔

مرکز الاحیاء لل دعوة والارشاد کے دوستو! ہماری آپ سے دوبارہ گزارش ہے کہ دین کے معاملہ  
 میں اپنی رائے پر عمل کرنا چھوڑ دو اور ان ائمہ اربعہ (جن کے ہدایت یافتہ ہونے پر امت کا اجماع  
 ہے) کی تقلید کرو۔ ان کی پیروی کرو، اسلاف امت پر اعتماد کرو، دین کو اپنی خداداد لیاقت پر بھروسہ

کر کے مت سمجھو، فقہائے امت کے دامن میں پناہ لو، حنفی بن جاؤ، مالکی بن جاؤ، شافعی بن جاؤ یا حنبلی بن جاؤ۔ تمہارا دین تمہارا ایمان محفوظ رہے گا تم دینی احکامات کے بارے میں ٹانگ ٹوئیاں مارتے نظر نہیں آؤ گے، تمہارے سامنے راہ مستقیم ہوگی اور تم اللہ اور اس کے رسول کی مرضیات معلوم کر لو گے، نہ دین میں تحریف، تخریب اور فرقہ بندی کے مرتکب ہو گے، نہ مسائل شرعیہ میں تاویل بیجا کرنی پڑے گی، نہ تم خود گمراہ ہو گے اور نہ دوسروں کو گمراہ کرو گے۔ سن لو غیر مقلدیت ایک زہر ہے، ایک بلا ہے، ایک نشہ ہے۔ ایسا نشہ جو انسان کو بے شعور، بے دین اور بے ایمان بنا دیتا ہے، یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ پ ۵، وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ، فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ، جیسے قرآن کے ان واضح ارشادات کے بعد بھی آپ لوگوں کو تقلید سے متعلق دلیل کی تلاش ہے؟ فیاللعجب

### غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۵۸) مسائل اجتہادیہ میں عامی پر مجتہد کی تقلید حرام ہے اس پر نہ تو کوئی آیت ہے اور نہ تو کوئی حدیث۔ بلکہ فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ کے تحت نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنا ضروری بلکہ واجب ہے اور یہی تقلید ہے۔ البتہ یہود کے احبار اور ہبان حلال کو حرام اور حرام کو حلال کہہ دیتے تھے کیا غیر مقلدین.. اولوالامر، اہل ذکر کی تقلید کو شرک و بدعت بتلا کر اور اس معاملہ میں یہود کے احبار اور ہبان کی تقلید کر کے شریعت کے خلاف فیصلے نہیں کر رہے ہیں؟

(۵۹) کسی صحابی، کسی تابعی، تبع تابعی یا محدث نے اپنے آپ کو اس معنی میں اہلحدیث نہیں کہلوا یا کہ میں مسائل اجتہادیہ میں تقلید کو حرام یا شرک سمجھتا ہوں اس لئے اہل حدیث ہوں۔ غیر مقلدین کا اپنے آپ کو اس بنیاد پر اہل حدیث کہلوانا شریعت کے کس حکم کی بنیاد پر ہے؟

(۶۰) کتاب و سنت اور عملی تواثر کے مخالف احادیث پر عمل کرنے والے اور اجماع، قیاس اور فقہ کے منکر کو اہل حدیث کہا جاتا ہے۔ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں؟

(۶۱) کسی کے کہنے پر بلا دلیل خدا کو ایک مان لینے والا کوئی شخص موحد ہے یا مشرک؟ صریح نص قرآنی یا

صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

سوال نمبر ۱۳۔ چاروں اماموں سے پہلے لوگ یعنی صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور خود یہ چاروں امام، جن کے زمانے کو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خیر القرون (بہترین زمانہ) قرار دیا ہے کس کی تقلید کرتے تھے؟

سوال نمبر ۱۴۔ اگر وہ کسی کی تقلید کئے بغیر دین اسلام پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں؟

سوال نمبر ۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق چاروں اماموں تک کا زمانہ بہترین زمانہ تھا اور اس زمانہ میں کسی ایک امام کی تقلید نہیں کی جاتی تھی تو آج تقلید کو ضروری اور واجب سمجھنے والے بہتر ہو گئے یا وہ جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر کہا؟

سوال نمبر ۱۶۔ اگر چاروں اماموں سے پہلے ﴿بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی﴾ [رحمۃ اللہ علیہ] کے بقول چوتھی صدی ہجری تک ”حجۃ اللہ البالغہ“ کے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے تو تقلید کی ابتداء کب ہوئی؟ بعد کے لوگ اگر اسے دینی امر سمجھ کر کریں تو یہ بدعت تو نہیں؟ بدعت کسے کہتے ہیں؟

سوال نمبر ۱۷۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر چوتھی صدی ہجری تک سبھی لوگ عالم یا محدث تھے؟ کوئی عامی یا جاہل نہیں تھا۔ اگر تھا تو وہ کس کی تقلید کرتا تھا یا کسی عالم یا مفتی سے پیش آنے والے مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم یا سنت دریافت کرتا تھا؟

جواب: یہ سوال کسی اہل سنت والجماعت محدث یا فقیہ نے پیش نہیں کیا بلکہ یہ سوال شیعوں کی طرف سے اٹھا تھا۔ صحابہ کرامؓ کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: ”صحابہ میں دو گروہ تھے مجتہد اور مقلد“ (قرۃ العینین بحوالہ مجموعہ رسائل مولانا امین صفدر صاحبؒ) یہ سب عربی دان تھے لیکن بقول ابن قیمؒ ان میں اصحاب فتویٰ صرف ۱۴۹ تھے۔ ان صحابہ کے ہزاروں فتاویٰ مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، شرح معانی الآثار وغیرہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں، جن میں ان صحابہ کرامؓ نے صرف مسئلہ بتایا ہے، ساتھ بطور دلیل کوئی آیت یا حدیث نہیں سنائی اور باقی صحابہ کرامؓ نے بلا مطالبہ دلیل ان اجتہادی فتاویٰ پر عمل کیا اسی کا نام تقلید ہے ان مجتہدین صحابہ کرامؓ کے بارہ میں شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: ”ثم انهم تفرقوا في البلاد و صار كل واحد مقتدى ناحية من النواحي“

(الانصاف ص ۳) یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم متفرق شہروں میں پھیل گئے اور ہر علاقہ میں ایک ہی صحابی کی تقلید ہوتی تھی۔ مثلاً مکہ میں حضرت ابن عباسؓ کی، مدینہ میں حضرت زید بن ثابتؓ کی، کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی، یمن میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی اور بصرہ میں حضرت انسؓ کی تقلید ہوتی تھی۔

دور تابعین کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ”فعند ذلك صار لكل علم من التابعين مذهب على حيا له فانصب في كل بلد امام“، یعنی ہر تابعی عالم کا ایک مذہب قرار پایا اور ہر شہر میں ایک ایک امام ہو گیا۔ لوگ اس کی تقلید کرتے تھے۔ صدر الائمہؒ کیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عطاء خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے پاس تشریف لے گئے تو خلیفہ نے پوچھا کہ آپ شہروں کے علماء کو جانتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔ تو خلیفہ نے مختلف شہروں کے فقہاء کے متعلق سوال کیا پوچھا کہ یہاں کے فقیہ کون ہیں؟ فرمایا مکہ میں عطاء، مدینہ میں نافع مولیٰ ابن عمرؓ، یمن میں طاؤس، یمامہ میں یحییٰ بن کثیر، شام میں مکحول، عراق میں میمون بن مہران، خراسان میں ضحاک بن مزاحم، بصرہ میں حسن بصری، کوفہ میں ابراہیم نخعی (مناقب موفق ص ۷) یعنی ہر علاقہ میں ایک ہی فقیہ کے فقہی فتاویٰ پر عمل درآمد ہوتا تھا۔ یہ واقعہ امام حاکم نے بھی معرفت علوم الحدیث میں لکھا ہے۔ اس لئے امام غزالیؒ کہتے ہیں: ”تقلید پر سب صحابہ کا اجماع ہے“، کیوں کہ صحابہؓ میں مفتی فتویٰ دیتے تھے ہر آدمی کو مجتہد بننے کے لئے نہیں کہتے تھے اور یہی تقلید ہے اور عہد صحابہؓ میں تو اتر کے ساتھ ثابت ہے۔ (المستصفیٰ ج ۲ ص ۲۸۵) علامہ آمدیؒ فرماتے ہیں صحابہؓ اور تابعینؒ کے زمانہ میں مجتہدین فتویٰ دیتے تھے مگر ساتھ دلیل بیان نہیں کرتے تھے اور نہ ہی لوگ دلیل کا مطالبہ کرتے تھے اور اس طرز عمل پر کسی نے انکار نہیں کیا۔ بس یہی اجماع ہے کہ عامی مجتہد کی تقلید کرے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ شیخ عزالدین بن عبدالسلام سے نقل کرتے ہیں۔ ”لان الناس لم يزالوا عن زمن الصحابة رضي الله عنهم الى ان ظهرت المذاهب الاربعة يقلدون من اتفق من العلماء من غير نكير من احد يعتبر انكاره ولو كان ذلك باطلا لا نكروه“ (عقد الجيد ص ۳۶) یعنی سب لوگ زمانہ صحابہؓ سے مذاہب اربعہ کے ظہور تک تقلید کرتے رہے اور کسی قابل اعتبار شخص نے اس (تقلید) کا انکار نہ کیا، اگر یہ تقلید باطل ہوتی تو صحابہؓ و تابعینؓ اس پر ضرور انکار کرتے۔

یہ عبارت ثبوت ہے اس بات کا کہ مذاہب اربعہ سے پہلے بھی تقلید رہی اور کوئی منکر تقلید موجود نہ تھا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں: ”فہذا کیف ینکرہ احد مع ان الاستفتاء لم یزل بین المسلمین من عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا فرق بین ان یستفتی ہذا دائماً ویستفتی ہذا حینا بعد ان یکون مجمعا علی ما ذکرناہ“ (عقد الجید ص ۳۹) یعنی اس تقلید کا انکار کیسے کیا جاسکتا ہے جب کہ فتویٰ لینا مسلمانوں میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے آج تک رائج ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ سارے فتوے ہمیشہ ایک ہی سے لے (جو کہ تقلید شخصی ہے) یا کسی دوسرے سے بھی فتویٰ لے اور یہ فتویٰ لینا اور ان پر عمل کرنا امت میں اجماعاً ثابت ہے۔

تقلید کی یہ مختصر تاریخ مسند الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے اس لئے ذکر کی گئی کہ تلاش حق کی دعوت دینے والے مرکز الاحیاء لل دعوة والارشاد، اندھیری ممبئی کے احباب نے خیر القرون میں تقلید کے نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کئے گئے قول ”تقلید چاروں اماموں سے پہلے ﴿﴾ بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی [رحمۃ اللہ علیہ] کے بقول چوتھی صدی ہجری تک ”حجتہ اللہ البالغہ“ ﴿﴾ کے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے“ کو انہیں کی طرف منسوب کیا ہے۔ لیکن حجتہ اللہ البالغہ تو کیا شاہ صاحبؒ کی کسی بھی کتاب میں یہ تحریر موجود نہیں کہ ”چوتھی صدی ہجری سے پہلے لوگ تقلید نہیں کرتے تھے“ غیر مقلدین کے ہدایہ و درمخار کا نام لے کر جھوٹ بولنے کا تو علم تھا ہی، لیکن شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے نام پر ان لوگوں کے جھوٹ بولنے کا علم اس پمفلٹ کے پڑھنے کے بعد ہوا ہے۔ غیر مقلدین کے نزدیک شاید جھوٹ بول کر اپنے نظریات کا پرچار جائز ہو۔ ان کی کتابیں حقیقۃ الفقہ، سمیل الرسول، ہدایت محمدی (جو ناگڑھی) وغیرہ دیکھئے، نہ علم ہے نہ تحقیق، بس جہالت ہی جہالت، بے ایمانی و بددیانتی کے نمونے ان کتابوں میں جگہ جگہ نظر آئیں گے۔

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

غیر مقلدین کتاب و سنت کا نام لے کر علم و تحقیق کا منہ چڑھاتے ہیں، کتاب و سنت کی معنوی تحریف بے دھڑک کر جاتے ہیں۔ ہم ان تمام حرکتوں سے اللہ کی ہزار بار پناہ چاہتے ہیں، آمین۔

## غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۶۲) اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیت نمبر ۸۳ میں مسائل کے حل کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے علاوہ اولوالامر (غیر نبی کی ذات) کی طرف بھی رجوع ہونے کا حکم دیا ہے۔ یہ مسائل کے حل کے لئے غیر نبی کی ذات کی طرف رجوع ہونا تقلید ہے یا غیر مقلدیت؟

(۶۳) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ دو طرح کے تھے مجتہد یا مقلد، کوئی غیر مقلد نہیں تھا اور نہ ہی کوئی سلفی اہل حدیث تھا نہ سامرودی اہل حدیث، نہ غرباء الحمدی، تو آج یہ غیر مقلدیت کے نام پر امت میں فرقہ بندی کیوں؟

(۶۴) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء الحمدی، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی الحمدیث وغیرہ بنے بغیر دین اسلام پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں؟

(۶۵) خیر القرون (صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کے زمانہ) میں لوگ اہل حدیث کی مختلف سامرودی مسعودی غرباء سلفی وغیرہ فرقوں میں نہیں بٹے تھے تو لوگوں کو آج ان مختلف اہل حدیث فرقوں میں شامل ہونے کی دعوت دینا بہتر ہے یا صحابہؓ، تابعین و تبع تابعین کی تقلید و اجتہاد کی اختیار کردہ راہ کی طرف بلانا بہتر ہے؟

(۶۶) جب ”الْیَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ... الخ“ کے ذریعہ دین مکمل ہو گیا ہے اور کتاب و سنت میں ناجی فرقہ کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء الحمدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی الحمدیث نہیں بتایا گیا تو کیا امت میں حدیث کے نام پر مختلف فرقوں کی پیدائش بدعت نہیں ہے؟

(۶۷) بدعت کی جامع مانع تعریف صریح نص قرآنی یا صحیح صریح حدیث سے پیش کیجئے؟

(۶۸) کیا کتاب و سنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا وہ اجماع کا منکر ہوگا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل



حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

(۶۹) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا وہ قیاس واجتہاد کا منکر ہوگا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۰) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو اسلاف کو برا بھلا کہے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۱) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو دینی امور میں اوہام ووساوس کا شکار ہوگا اور تلاش حق کے نام سے ان اوہام ووساوس کا پرچار بھی کرے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۲) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو ائمہ مجتہدین کی تقلید کا تو منکر ہوگا لیکن قرآن وحدیث کا نام لگا کر سادہ لوح عوام کو اپنی تقلید کرنے کی دعوت دے گا اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۳) کیا کتاب وسنت میں اس بات کی صراحت ہے کہ ایک ناجی فرقہ ہوگا جو لوگوں کو نماز کی دعوت تو نہیں دے گا لیکن سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے نمازیوں کے دلوں میں ضرور وسوسہ پیدا کرے گا کہ تمہاری نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں ہے اور اس کا نام سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث ہوگا؟

سوال نمبر ۱۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر زمانہ میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت رہے گی جیسا کہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے (صحیح بخاری ج ۲/ ۱۰۸۷ مطبوعہ مختار اینڈ کمپنی دیوبند) ﴿میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی﴾ جب کہ چوتھی صدی ہجری تک تقلیدی مذاہب کی پیدائش ہی نہیں ہوئی تھی تو آج جو چاروں مسلک کو برحق اور اسی کو اہل سنت والجماعت کہا جاتا ہے تو یہ کس طرح حق پر قائم رہنے والی جماعت مانی جائے گی؟

جواب: فروعی مسائل میں اختلاف مذموم نہیں ہے اور نہ ہی فروعی مسائل کی وجہ سے کسی غیر نبی کی طرف نسبت لگانا (یعنی اصحاب علی رضی اللہ عنہ، اصحاب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ کہلانا) مذموم اور امت میں فرقہ بندی پیدا کرنا ہے۔ فروعی مسائل میں صحابہ کرامؓ کی آراء مختلف ہوا کرتی تھیں اور ان صحابہ کرام کے ماننے والے ان مسائل میں ان کی اتباع کیا کرتے تھا جیسا کہ کتب احادیث و آثار سے ظاہر ہے اور کتاب و سنت سے یہ بات بھی واضح ہے کہ صحابہ معیار حق ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلَسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (سورہ توبہ ۱۰۰) اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔

یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں جنہیں اللہ نے اپنے نبی کی معیت کے لئے چن لیا تھا اللہ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں راہ ہدایت کی توفیق دی، ایمان کو ان کے لئے عزیز بنا کر اس سے ان کے دلوں کو سجادیا اور کفر و شرک سے ان کو بیزار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ”فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ هَتَدُوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَلَا نَمَاهُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۝ (سورۃ البقرہ) ترجمہ پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم

ایمان لے آئے ہو تو وہ ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔“ فرما کر ان کے ایمان کو دوسروں کے ایمان اور ہدایت کے لئے معیار قرار دیا۔ صحابہ کرام نجوم ہدایت ہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاقہ تودوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر، علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدين المهديين فرما کر ان کی اقتداء و اتباع کی تاکید کی۔ اسی وجہ سے ائمہ مجتہدین صحابہ کرامؓ کی طرح فروعی مسائل میں مختلف الرائے تو ہوئے لیکن ان کے اجماعی مسائل سے سر موخرا ف نہیں کیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی اور صحابہ کرامؓ کی پاکیزہ جماعت سے مکمل وابستگی اسی ملت واحدہ، اہل سنت و الجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کی شان اور طرہ امتیاز ہے اور نجات پانے والی جماعت کی نشانی بھی یہی ہے چنانچہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتين و سبعین ملۃ و تفرق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا ما ہی یا رسول اللہ، قال ما انا علیہ و اصحابی (مشکوٰۃ شریف ص ۳۰) بے شک بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت بہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ایک جماعت کے سوا سب جہنم میں جائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا، اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کون سی جماعت ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس راستے کی پیروی کار) جماعت ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

الحمد للہ! حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی ”ما انا علیہ و اصحابی“ پر عامل ہیں، ما انا علیہ پر عمل کی وجہ سے ان کا لقب ”اہل سنت“ اور اصحابی کی تقلید کی وجہ سے ”والجماعۃ“ ہے چنانچہ اہل سنت و الجماعت ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، انشاء اللہ۔۔۔ رہ گیا حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی کہلانا تو یہ ائمہ اگر بچہ کے اجتہادات پر عمل کرنے کی بناء پر ہے اسے اسلام کے مقابلے میں کوئی اور دین یا مذہب قرار دینا دجل اور فریب ہے۔

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**  
(۷۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر زمانہ میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت

رہے گی۔ جب کہ ڈیڑھ پونے دو سو سال پہلے تک بطور فرقہ غیر مقلدین اہل حدیث کا وجود ہی نہیں تھا تو آج بقول غیر مقلدین اہل حدیث ”سلفی اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، مسعودی اہل حدیث، ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث، عثمانی اہل حدیث“ کو برحق کہا جاتا ہے تو یہ تمام فرقیاں کس طرح حق پر قائم رہنے والی جماعت مانی جائیں گی؟

(۷۵) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو منکر قیاس بن کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے عطا کی گئی صفت جو امع الکلم کا انکار کرے گی اور اس کا نام سلفی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۶) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی، مغالطہ دینا اور دھوکہ دینا جس کا شعار ہوگا اور اس کا نام غرباء اہل حدیث ہوگا؟

(۷۷) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جس میں تفقہ فی الدین تو نہیں ہوگا لیکن پھر بھی دین میں اپنی رائے قائم کرنے سے نہیں چو کے گی اور اس کا نام ثنائی اہل حدیث ہوگا؟

(۷۸) کیا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی جو صحابہؓ کے معیار حق ہونے کا انکار کرے گی اور اس کا نام سامرودی اہل حدیث ہوگا؟

سوال نمبر ۱۹۔ کسی ایک امام کی تقلید نہ کرنے پر آخرت میں مواخذہ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہ پھیر کر امتی کے قول پر عمل کرنے سے مواخذہ ہوگا؟

سوال نمبر ۲۰۔ کیا قبر میں یہ پوچھا جائے گا کہ تو کس امام کا مقلد تھا یا تیرا امام کون ہے؟

جواب: جو امور شریعت سے ثابت ہیں آخرت میں ان تمام چیزوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ قرآن شریف میں جہاں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کے احکامات ہیں وہیں اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل

ذکر سے دریافت کر لو اور ایک جگہ ارشاد ہے اَتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ یعنی اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے۔ آخرت میں جہاں دیگر احکامات کے متعلق مواخذہ ہوگا تو کیا فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور اَتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ۔ پر عمل کیا یا نہیں اسکے متعلق سوال نہیں ہوگا؟

جو شخص دلائل شریعت سے مسائل کا حل نہیں نکال سکتا اس کے لیے درج بالا آیات پر عمل کرتے ہوئے مجتہد کی تقلید ضروری ہے۔ یہ بات عیاں ہے کہ آدمی کا عمل دو ہی طرح سے صحیح ہو سکتا ہے یا تو وہ (خود) سمجھے گا یا (اگر نہیں سمجھے گا تو سمجھنے والوں کی) سنے گا نہ تو خود علم رکھنا اور نہ ہی جاننے والوں سے دریافت کرنا، بلکہ اپنی چلانا اصول فطرت کے بھی خلاف ہے۔ نہ جانتے ہوئے بھی کسی سے نہ پوچھنا اور اپنی چلانا اس سے بڑی ہٹ دھرمی اور جہالت کیا ہوگی؟؟؟؟ ”سننا بھی نہیں اور سمجھنا بھی نہیں“ یہ صفت جہنم میں جانے کا سبب بنے گی۔ چنانچہ قیامت کے دن جب کافر دوزخ میں آگ کے شعلوں میں جل رہے ہوں گے تو اس وقت کے ان کے قول کو اللہ تعالیٰ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ (سورہ ملک) ترجمہ: اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔

حضرات مفسرین نے اس آیت میں نسمع کو تقلید پر اور نعقل کو تحقیق و اجتہاد پر محمول کیا ہے کہ یہ دونوں نجات کے ذریعے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ علم نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق تو ہو نہیں سکتی اور اگر تقلید بھی نہ ہو تو ہلاکت اور بربادی کے سوا اور کیا ہاتھ آ سکتا ہے؟

سوچ لو راہ میں خود کو پریشان نہ کرنا راستہ زیست کا کہتے ہیں کہ ہموار نہیں

## غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۷۹) کیا آخرت میں اس بات پر مواخذہ ہوگا کہ ساری زندگی صرف قاری عاصم کی قرأت پر قرآن مجید کی تلاوت کیوں کی؟ اگر نہیں تو پوری زندگی صرف ایک طریقہ پر قرآن شریف کی تلاوت کرنا کیسا ہے؟

(۸۰) آپ حضرات کے سوال کے مطابق آدمی صرف انہیں چیزوں کا مکلف ہے جن چیزوں کے

متعلق قبر میں سوال ہوگا تو بتائیے قبر میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا سوال ہوگا؟ اگر نہیں تو کیا اب یہ چیزیں ناجائز ہو جائیں گی؟

(۸۱) کیا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو غرباء اہل حدیث، سامرودی اہل حدیث تھا یا نہیں؟ یا قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو ثنائی اہل حدیث، اثری اہل حدیث تھا یا نہیں؟ اگر نہیں تو سلفی، سامرودی، غرباء اہل حدیث بننا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲۱۔ کیا قیامت کے دن حنفی، شافعی وغیرہ اپنے اماموں کے نام سے پکارے جائیں گے جن کی وہ تقلید کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ“ (جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ) (بنی اسرائیل ۷۱)

جواب: يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ترجمہ: (جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ) (بنی اسرائیل ۷۱) اس آیت میں امام سے مراد پیغمبر ہیں یعنی ہر امت کو ان کے پیغمبر کے حوالہ سے پکارا جائے گا، بعض نے ”امام“ سے الہی کتاب مراد لیا ہے امام کتاب کو بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَكُلُّ شَيْءٍ اَخَصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ“ اس آیت میں امام مبین سے مراد واضح کتاب ہے بعض حضرات کہتے ہیں یہاں ”امام“ سے مراد نامہ اعمال ہے یعنی ہر شخص کو جب بلایا جائے گا تو اس کا نامہ اعمال اس کے ساتھ ہوگا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ آیت بھی بتا رہی ہے کہ امام سے مراد اعمال نامہ ہے چنانچہ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ کے بعد اسی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فَمَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِمِثْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُ وَنَ كِتٰبُهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَبَيِّنًا ۝“ (بنی اسرائیل آیت ۷۱) پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامہ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر ظلم نہ کیے جائیں گے۔“

ترمذی کی حدیث بروایت ابو ہریرہؓ (جس کو ترمذیؒ نے حسن غریب کہا ہے) سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام سے مراد اس آیت میں اعمال نامہ ہے، الفاظ حدیث کے یہ ہیں: يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ

بامامہم قال يدعى احدهم فيعطى كتابه بيمينه (الحديث بطوله) آیت ”يَوْمَ نَذْعُو كُلُّ اُنَاسٍ بِاَمَامِهِمْ“ کی تفسیر میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

اگر اس آیت میں امام سے مراد ائمہ مجتہدین ہیں جیسا کہ غیر مقلدین کا کہنا ہے تب بھی کوئی حرج نہیں کیوں کہ ان اماموں کے ہدایت یافتہ ہونے پر ساری امت متفق ہے اور منہجین کی اتباع کا ثمرہ اعمال نامے کا داہنے ہاتھ میں ہی ملنا ہے چنانچہ اسی آیت میں امام کے ساتھ بلائے جانے کے بعد اعمال نامے کا دائیں ہاتھ میں ملنا اور پھر اسے شوق سے پڑھنا مذکور ہے۔ فالحمد لله علی ذلک

### غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۸۲) کیا اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ نہیں ہے کہ ہدایت یافتہ امام کی اقتداء کرنے والا بھی کامیاب ہوگا پھر آپ لوگوں کی طرف سے تقلید کی مخالفت کیوں؟

(۸۳) صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے تقلید کی جامع مانع تعریف بیان کیجئے؟

(۸۴) صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ تقلید مجتہد شرک یا بدعت ہے؟

(۸۵) غیر مقلد عوام دینی مسائل صرف اپنے ہی علماء سے دریافت کرتی ہے اور ان سے دلیل تام کی تحقیق بھی نہیں کرتی اور نہ ہی ان علماء کو دلیل تام کی تحقیق ہوتی ہے تو کیا ان کا یہ نا اہل کو اہل قرار دینا اور پھر اس کی اندھی تقلید کرنا نہیں ہے؟

(۸۶) حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو قرآن پاک جمع کرنے کے لئے کہا تو انھوں نے فرمایا میں وہ کام کیوں کروں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا؟ آخر انھوں نے تقلیداً حضرت عمرؓ کی بات مان لی۔ حضرات شیخینؓ اس کام کی بنیاد پر عند اللہ ماجور ہوں گے..... یا ما خود؟ نعوذ باللہ

غیر مقلدین اپنا قیاس نہ پیش کریں بلکہ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں۔

(۸۷) سات لغات میں سے چھ کے ترک کرنے پر کوئی آیت یا حدیث نہیں ہے بلکہ تقلید اُسی یہ سب ہوا۔ اعراب بھی ضرورتاً اور تقلید اُسی لگائے گئے اور اوقاف بھی.... بتائیے ایسا قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۲۲۔ چاروں امام افضل تھے یا چاروں خلفاء؟ اگر خلفاء افضل تھے تو خلفاء کو چھوڑ کر اماموں کی تقلید کیوں کی جاتی ہے؟

جواب: جس طرح ساتوں قاریوں کی قرأت پر قرآن شریف پڑھنے والا خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا ہی قرآن پڑھنے والا کہلاتا ہے اور بخاری شریف مسلم شریف یا دیگر کتب احادیث پر عمل کرنے والا خلفائے راشدین اور صحابہ کی ہی احادیث پر عمل کرنے والا ہوتا ہے بالکل اسی طرح مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی تقلید کرنے والا خلفاء راشدین ہی کی تقلید کرنے والا ہے اب جس طرح قرآن مجید پڑھنے والے کسی شخص کو یہ کہنا کہ وہ خلفاء راشدین و صحابہؓ والے قرآن مجید کو چھوڑ کر قرآن سب سے والے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور بخاری، مسلم، مؤطا امام مالک و مؤطا امام محمد اور دیگر کتب احادیث پڑھنے والے کو یہ کہنا کہ وہ خلفائے راشدین و دیگر صحابہ کی احادیث چھوڑ کر ان محدثین کی بنائی ہوئی احادیث کو پڑھ رہا ہے جہالت ہے۔ بالکل اسی طرح ائمہ اربعہ کی تقلید کرنے والوں کو یہ کہنا کہ وہ خلفائے راشدین کی تقلید کو چھوڑ کر اماموں کی تقلید کر رہے ہیں.. جہالت ہے۔

غیر مقلدین کا یہ سوال ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ آپ صحیح محمدی کو چھوڑ کر صحیح بخاری کیوں پڑھتے ہیں؟ صحیح ابوبکر کو چھوڑ کر صحیح مسلم کیوں پڑھتے ہیں؟ سنن فاروق اعظم چھوڑ کر سنن ترمذی کیوں پڑھتے ہیں؟ سنن عثمانی کو چھوڑ کر سنن نسائی کیوں پڑھتے ہیں؟ مسند علی کو چھوڑ کر مسند احمد کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ سب وسوسہ جہالت کی پیداوار ہیں۔ صرف اہل قرآن و اہل حدیث نام رکھ لینے سے کتاب و سنت کا علم و فہم بھی آجائے ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وسوسہ الخناس من الجنة والناس سے محفوظ فرمائے۔

### غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۸۸) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاقثدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر اور علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین المہدیین فرما کر خلفاء راشدین کی اقتداء و پیروی کا حکم دیا ہے اس کے باوجود نام نہاد اہل حدیث کے تمام فرقے ان کی تقلید نہیں کرتے، کیوں؟



(۸۹) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (سورہ توبہ ۱۰۰) اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور (بقیہ امت میں) جتنے اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد ربانی ہے ”فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ حَقَّ عَلَيْهِمْ أَنْ تُوتَلَوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ“ (سورہ البقرہ) ترجمہ: پھر اگر یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو وہ ہدایت یاب ہو جائیں اور اگر منہ پھیر لیں اور نہ مانیں تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں۔“ نازل فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معیار حق قرار دیا ہے اس کے باوجود غیر مقلد علماء ان کے معیار حق ہونے کا انکار کیوں کرتے ہیں؟ (۹۰) حدیث شریف میں نجات پانے والے فرقہ کی پہچان (ما انا علیہ واصحابی) بتلائی گئی ہے جب کہ غیر مقلدین صحابہ کرام کے بارہ میں بہت جری واقع ہوئے ہیں یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جن مسائل میں اجماع تھا ان کا انکار بیجا تاویلات کے ذریعہ کرتے ہیں، ایسا کیوں؟

سوال نمبر ۲۳۔ کیا شروع اسلام سے کر آج تک امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے سوا کوئی عالم یا فقیہ پیدا ہی نہ ہوا؟ اگر ہوئے تو صرف انہیں چاروں کی تقلید کیوں ضروری؟

جواب: یہ سوال تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کے علاوہ بھی لوگ درجہ اجتہاد تک پہنچے اور ان کی تقلید بھی ہوتی رہی۔ سوال نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ کے جواب میں خیر القرون میں تقلید کی مختصر تاریخ ذکر کی گئی ہے جس میں صراحتاً ان فقہاء کے ناموں کا بھی تذکرہ ہے، مختلف بلاد میں جن کی تقلید شخصی کی جاتی تھی، لیکن ان مجتہدین کے اصول استنباط و فروعی مسائل مدون نہ ہو سکے لہذا دھیرے دھیرے امت میں ان کے مقلدین ناپید ہو گئے اور تقدیر

الہی کے تحت آہستہ آہستہ امت چاروں ائمہ کی تقلید پر مجتمع ہو گئی۔

چوتھی صدی کے بعد کوئی مجتہد مطلق پیدا نہیں ہوا، یعنی اجتہاد مطلق کے لئے جس علم و فہم، جس بصیرت و ادراک اور جس ورع و تقویٰ کی ضرورت تھی وہ معیار ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس درجہ کا کوئی آدمی نہیں ہوا جو اجتہاد مطلق کی مسند پر قدم رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ شاید اس کی حکمت یہ تھی کہ اجتہاد سے جو کچھ مطلوب تھا (اصول استنباط کا استخراج) وہ مکمل ہو چکا تھا، اس لئے اب اس کی ضرورت باقی نہ تھی۔ ادھر اگر یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا تو امت کی اجتماعیت کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا۔<sup>۱</sup>

## غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۹۱) ”اجتہاد و تقلید“ کتاب اللہ سے ثابت ہے پھر بھی غیر مقلدین تقلید کے منکر ہیں، کیوں؟

(۹۲) ”تقلید“ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے لیکن آپ حضرات تقلید کے منکر ہیں، کیوں؟

(۹۳) ”تقلید“ اجماع و قیاس سے ثابت ہے اور خیر القرون سے امت کا اس پر عملی تواثر بھی ہے۔ اس کے باوجود آپ حضرات تقلید کے منکر کیوں ہیں؟

(۹۴) جب یہ بات ثابت ہے کہ بعض مسائل اجتہادی ہوتے ہیں اور اجتہاد مجتہد ہی کر سکتا ہے تو ان اجتہادی امور میں عامی کے عمل کی صورت تقلید کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۹۵) اگر تقلید کے سلسلہ میں لوگوں کو تلاش حق کی دعوت دینا تھا تو آپ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرتے کہ شریعت میں اجتہاد و تقلید کا کوئی وجود نہیں۔ تقلید شرک ہے یا بدعت اس سلسلہ میں کوئی آیت یا حدیث کا تو ذکر نہیں کیا لیکن تلاش حق کا نعرہ لگا کر اپنے اوہام و وساوس کا پرچار کر کے امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش ضرور کی، کیوں؟

۱۔ چنانچہ فرقہ اہل حدیث میں ہر کس و نا کس کے اجتہاد کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ یہ نو مولود فرقہ اپنی پیدائش کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں سلفی، سامرودی، ثنائی، اصحاب المسلمین، غریبا و غیرہ مختلف فرقیوں میں بٹ چکا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اللہم احفظنا منهم، آمین۔

سوال نمبر ۲۴۔ کیا ان چاروں اماموں کے کوئی استاد تھے یا نہیں، اگر تھے تو ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی یا ان چاروں ائمہ نے اپنے اساتذہ کی تقلید کیوں نہیں کی؟

سوال نمبر ۲۵۔ کیا ان چاروں اماموں کے شاگرد اپنے استاد (ان) اماموں کی تقلید کرتے تھے؟ کیا کسی مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث مل جائے جو امام (اپنے استاد) کے قول کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہیں کرتے تھے؟ یا اپنے استاد سے اختلاف کا اظہار نہیں کرتے تھے؟ اگر کرتے تھے جیسا کہ امام محمد اور امام ابو یوسف نے دو تہائی مسائل میں امام ابو حنیفہؒ سے اختلاف کیا ہے۔ (در مختار ج ۱ ص ۲۴) تو آج ہم اسی طریقے پر عمل کر کے اپنے اختلافات کو مٹانے کے بجائے اسی پر بصد کیوں ہیں؟

جواب: ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ) کے اساتذہ اگر مجتہد تھے تو ان کے اصول فقہ و مسائل فقہ مدون نہیں اس لئے ان کی تقلید نہیں کی جاتی۔ رہ گیا ”ائمہ اربعہ کا اپنے اساتذہ کی تقلید کرنا“ ضروری نہیں، کیوں کہ تقلید غیر مجتہد کے لئے واجب ہے نہ کہ مجتہد کے لئے۔

امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کا بعض مسائل میں امام اعظم ابو حنیفہؒ سے اختلاف کرنا یا غلط نہیں ہے، کیوں کہ یہ حضرات مجتہد فی المذہب کا درجہ رکھتے تھے اور اجتہادی فیصلوں میں اختلاف ایک طبعی اور فطری بات ہے۔ ان حضرات کے استنباطی مسائل میں اختلاف کرنے سے امام اعظمؒ کی شان فقہانیت و امامت میں کوئی کمی نہیں آجائے گی۔ جیسا کہ امام بخاریؒ، امام مسلمؒ یا کسی اور محدث کے کسی حدیث کے بارہ میں صحت و ضعف کے فیصلے کے بعد اگر کوئی محدث اصول حدیث کی روشنی میں ان ائمہ محدثین سے اختلاف کرتا ہے تو اسے یہ حق حاصل ہے اور اس اختلاف کی وجہ سے ان ائمہ محدثین کے مقام و مرتبہ اور ان کی شان محدثیت میں کسی قسم کی کمی نہیں آجائے گی۔

ہر فن کے لئے الگ شخصیات ہوتی ہیں ان کے اپنے کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور اس فن میں تحقیق و تنقید کا حق انہی کو حاصل ہوتا ہے ہر کس و ناکس کی تحقیق و تنقید کا کچھ اعتبار نہیں۔ چنانچہ ایک بڑھئی اٹھے اور ایک ڈاکٹر کے نسخہ پر تنقید کرنے لگے، اور مرض کے علاج کے متعلق ڈاکٹروں کے اختلاف نسخہ کو

بہانہ بنا کر ڈاکٹروں سے علاج کروانے کے بجائے خود اپنا علاج کرنے لگے تو کوئی اسے درست نہیں قرار دے گا اور اس کا ایسا کرنا اس کی اپنی ہی بربادی کا سبب ہوگا۔ جس طرح ایک چمار کو حق حاصل نہیں کہ وہ کسی انجینئر کی پلاننگ میں تنقید کرے اسی طرح نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کو اس کا حق حاصل نہیں کہ وہ فقہاء و محدثین کے اختلاف میں فیصلہ بنیں۔

یہ وساوس جو ان سوالات میں مذکور ہیں نا اہلیت کے باوجود تقلید نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث سادہ لوح عوام کے درمیان انہی شکوک و اوہام کا پرچار ”تقلید سے تحقیق کی طرف، تلاش حق اور اتحاد امت“ جیسے مختلف و لفریب عنوان کے نام سے کر کے علمائے دین و فقہائے امت سے بدگمان کر کے انہیں ترک تقلید کی راہ دکھا کر نفس کی وادی میں آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔

اللہم احفظنا منهم، آمین۔

محترم قارئین! خیر القرون سے ہی اسلام کے نام پر مختلف گمراہ فرقوں اور فتنوں کا وجود ہوتا رہا ہے انہیں میں ایک شیعیت کا فتنہ بھی ہے۔ شیعیت مختلف ادوار کی مختلف تبدیلیوں کے ساتھ، مختلف ناموں سے آج بھی موجود ہے۔ اس (شیعیت) نے بعض اکابرین اہل سنت والجماعت کو اپنا خود ساختہ امام

ان اسی آزاد روی کا نتیجہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ترک تقلید کا نام لے کر علمائے غیر مقلدین کی غیر محسوس تقلید نہیں کرتے اور واقعی غیر مقلد بن کر نا اہلی کے باوجود تحقیق کے گھوڑے پر سوار رہتے ہیں تو شیطان انھیں عجیب و غریب وساوس میں مبتلا کرتا ہے۔ جن موہوم بنیادوں پر غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث فقہاء کرام سے ان کو بدگمان کرتے ہیں انہی بنیادوں پر یہ لوگ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ”اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی تقسیم تھوڑی ہی کی تھی، بخاری کی حدیث، ترمذی کی حدیث، مسلم کی حدیث وغیرہ، اور کہتے ہیں کہ (صحاح ستہ) کے مصنفین ایک دوسرے کے شاگرد ہیں تو انھوں نے اپنے استاذ کی ہی حدیث کی کتابوں پر اکتفاء کیوں نہیں کیا اور انھیں دوسری حدیث کی کتابیں لکھنے کی ضرورت کیوں پڑی“ اس طرح مختلف وساوس میں مبتلا ہو کر اور دوسروں کو مبتلا کر کے، حدیث کو تاریخ کا درجہ دے کر حجت حدیث کا انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ برصغیر میں فرقہ اہل حدیث سے الگ ہو کر قرآن کے نام پر بننے والا منکر حدیث کا فرقہ گمراہیت کا شکار ہوا اور ایسے ہی مالِ گاؤں کے نومولود منکرین حدیث جن پر پہلے مالِ گاؤں کے غیر مقلدین کو ناز تھا، گمراہ ہوئے ہیں۔ اللہم احفظنا منهم، آمین۔

بنا کر، انھیں معصوم عن الخطاء اور شارع کا درجہ دیا اور اُن کا رتبہ نبی سے بھی بڑھا دیا۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے پرچارک عوام کو دھوکا دینے کے لئے انہیں یہ باور کراتے ہیں کہ مقلدین مسالک اربعہ نے بھی فقہاء و مجتہدین کو شارع نہیں بلکہ شارع کا درجہ دے کر نبی سے بڑھا دیا ہے، حالانکہ اہل سنت والجماعت پر یہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا سراسر بہتان ہے۔ اہل سنت والجماعت ان (ائمۃ اربعہ یا ان کے علاوہ جتنے فقہاء گزرے ہیں، جن کا مسلک کسی وجہ سے رائج نہ ہو سکا) کو شارع نہیں شارح مانتے ہیں معصوم عن الخطاء نہیں بلکہ حدیث بخاری (المجتہد یخطئ ویصیب) کی روشنی میں ان کے اجتہاد میں احتمالِ خطاء کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ صحیح صریح غیر معارض اور خیر القرون میں عملاً متواتر حدیث مل جائے تو فقہاء و مجتہدین کے استنباط کردہ مسئلہ پر جمود اختیار نہیں کرتے۔ اگر کوئی اصول استنباط کے ذریعے اجتہاد کی صلاحیت رکھتا ہو اور کسی مسئلہ میں کسی امام کے اخذ کردہ نتیجہ کے علاوہ دوسرے نکتے کو دلائل کی روشنی میں مضبوط جانتا ہو تو وہ اپنے استنباط کردہ نتیجہ پر عمل کرنے کا مکلف ہوگا۔ چنانچہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگردوں کا آپ سے کسی مسئلہ میں اختلاف کرنا اور بعض مسائل میں مفتیان کرام کا صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کے اقوال کو مفتیٰ بہ قرار دینا اس کا بین ثبوت ہے۔

## غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

(۹۶) شریعت میں غیر منصوص یا معارض مسائل کے حل کی کیا صورت ہے؟

(۹۷) فقیہ کسے کہتے ہیں؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں؟

(۹۸) اگر فقہاء کا اختلاف حق و ناحق کا اختلاف ہے تو حدیث بخاری کے مطابق مجتہد کو خطاء پر بھی

ایک اجر کیوں؟

(۹۹) حدیث میں فقیہ کو شیطان پر سخت بتایا گیا ہے پھر آپ لوگوں کے پریشان ہونے کی وجہ کیا ہے؟

(۱۰۰) قرآن شریف میں تفقہ فی الدین کی تلقین کی گئی ہے اور حدیث شریف میں فقہاء کو خیار امت (امت کے بہترین افراد) کہا گیا ہے اس کے باوجود آپ لوگوں کو فقہ اور فقہاء سے اتنی چڑھ کیوں؟

(۱۰۱) کتاب و سنت پر عمل مجتہد پر بھی فرض ہے اور مقلد پر بھی فرض ہے۔ لیکن مجتہد اپنے اجتہاد کی روشنی میں

عمل کرتا ہے اور مقلد اس مجتہد کی رہنمائی میں کتاب و سنت پر عمل کرتا ہے۔ جیسے آنکھ والا چاند دیکھ کر روزہ رکھتا ہے اور نابینا پوچھ کر۔ نماز میں قبلہ رو ہونا بینا اور نابینا دونوں پر فرض ہے، اس پر عمل بینا دیکھ کر نابینا، بینا سے پوچھ کر کرتا ہے اور عمل کی یہ صورت عقلاً و نظراً ثابت ہے اور امت میں عمل کی یہی صورت متواتر ہے، اس کے خلاف عمل کرنا غیر مقلدیت ہے۔ نہ جاننے کی صورت میں بھی نہ پوچھنا اور کتاب و سنت کا نام لے کر اپنی چلانا کہاں ثابت ہے؟ صریح نص قرآنی یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے؟

(۱۰۲) ہزار سال سے زائد عرصہ سے امت مسالک اربعہ کی تقلید پر متفق ہے اور مسالک اربعہ کا یہ اتحاد شریعت کے ماخذ کے اتفاق اور اجماع صحابہ پر مکمل موافقت کی وجہ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہے۔ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کا اہل سنت والجماعت میں شامل ہونے کے بجائے اجتہاد و تقلید کا انکار کر کے اور اجماعی مسائل سے خروج کر کے اس دیوار میں دراڑ پیدا کرنا کیسا ہے؟

سوال نمبر ۲۶۔ اگر کوئی چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تقلید کرے تب بھی اس کی نجات کہاں؟ کیوں کہ حنفی مسلک کی مشہور کتاب درمختار ج ۱ ص ۲۶ پر ہے: ”فلعنة ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفة“ (ترجمہ لعنت ہو ہمارے رب کی اس شخص پر ریت کے ذروں کے برابر جوابو حنیفہ کے قول کو رد کرے) یعنی شافعیوں مالکیوں اور حنبلیوں پر رب کی لعنت ہوگی پھر چاروں مسلک برحق کس طرح ہوئے؟ حنفیوں کے نزدیک تو صرف وہی حق پر ہیں باقی سب لعنت کے مستحق ہیں۔

سوال نمبر ۲۷۔ اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو مقلدین، حنفی، شافعی ایک دوسرے کی تنقیص و تکفیر کیوں کرتے ہیں؟

جواب: ائمہ اربعہ کی تقلید سے برگشتہ کرنے کے لئے غیر نبی کا قول بلا دلیل پیش کرنا یا کسی کی تحریر میں سے کوئی جملہ اچک کر اپنی مطلب برآری کرنا ان غیر مقلدین کی مجبوری ہے۔ کیوں کہ ان حضرات کے پاس مجتہدین و فقہاء کی تقلید کے رد میں نہ تو کوئی نص قرآنی ہے اور نہ ہی کوئی صحیح صریح غیر معارض حدیث۔ یہی کام انھوں نے سوال نمبر ۲۶ میں کیا ہے۔

علی من رد قول ابی حنیفة

فلعنة ربنا اعداد رمل

یہ امام ابوحنیفہؒ کی مدح میں امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے کہے گئے اشعار کا آخری شعر ہے۔ ان اشعار سے قبل درمختار میں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کے رسالہ "قشیریہ سے ابوعلی دقاق، ابو القاسم نصر آبادی، شبلیؒ و دیگر حضرات کا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مدح ہونا نقل کیا ہے پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اشعار نقل کئے ہیں، جن کا مفہوم ہے کہ: "بلاشبہ شہروں اور اس کے باشندوں کو مسلمانوں کے امام ابوحنیفہؒ نے زینت بخشی احکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعے، اس طرح کہ زبور کی آیتیں ورق میں لکھی ہوئی ہیں۔ نہ دونوں مشرق میں آپ کے مثل کوئی ہے اور نہ دونوں مغرب میں اور نہ کوفہ میں، رات میں مستعد شب بیدار ہیں اور دن میں خوفِ خدا سے روزہ دار۔ پس کون ہے ان (امام ابوحنیفہؒ) کے مرتبہ کا جو اخلاق اور مخلوق کے بادشاہ ہیں۔ جو ان کو عیب لگاتے ہیں ان سب کو میں نے بیوقوف، عقل سے کورا پایا، حق کے مخالف اور کمزور دلیل کے ساتھ۔ کیوں کر درست ہوگا کہ کوئی اس فقیہ کو تکلیف پہنچائے جس کے آثار زمین و آسمان میں بے شمار ہیں۔ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے وہ یہ کہ فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہؒ کے بال بچے ہیں، اللہ تعالیٰ کی بے شمار لعنت ہو اس پر جو امام ابوحنیفہؒ کے قول کو رد کرے۔"

امام صاحبؒ نے شہروں اور اس کے باشندوں کو احکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعہ زینت بخشی، امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے اشعار کو دیکھئے کہ لعنت اس شخص پر ہے جو امام ابوحنیفہؒ کی ان باتوں کی تحقیر کرتے ہوئے تردید کرے، جو انھوں نے احکام شریعت میں سے بیان فرمائی ہے، کیوں کہ یہی بات دھتکار اور دوری کا موجب ہے۔ غیر مقلدین کا اس شعر کو امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے مقلدین پر فٹ کر ناتوجیہ القول بما لا یرضی بہ القائل کے مصداق ہے کیوں کہ یہ حضرات مجتہد ہیں اور مجتہد دوسرے کے اخذ کردہ مسائل پر عمل کرنے کا مکلف نہیں ہوتا۔ پھر ان مجتہدین کے درمیان فروعی مسائل میں اختلاف ہو جانا بھی کوئی عیب نہیں کہ دھتکار و پھنکار کا سبب ہو جائے۔ اب غیر مقلدین نے پوری منقبت کو تو پیش نہیں کیا کہ اس شعر کا پس منظر بھی معلوم ہو جائے۔ حالانکہ امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے ان اشعار میں اعتراف کیا ہے کہ:

”امام اعظم ابوحنیفہؒ شہروں اور اس کے باشندوں کو احکام شریعت، احادیث اور فقہ کے ذریعہ زینت بخشی ہے اور آپ مسلمانوں کے امام ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا دونوں مشرق اور دونوں مغرب میں کوئی مثل نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ بلند اخلاق کے مالک تھے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے آثار زمین و آسمان میں بے شمار ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ پر عیب لگانے والے بیوقوف اور عقل سے کورے ہیں۔“

اب یہ عقل سے کورے غیر مقلدین حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی بیان کردہ امام صاحبؒ کی ان صفات کے تو ہرگز قائل نہیں ہوں گے۔ لیکن ان کے اشعار میں سے ایک شعر لکھ کر اسے غلط معنی دے کر سادہ لوح عوام کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت مسلک کی بنیاد پر باہم تنقیص و تکفیر کرتے ہیں۔ (جیسا کہ سوال نمبر ۲۷ میں مذکور ہے) حالانکہ یہ غیر مقلدین درمختار میں پیش کئے گئے ان اشعار کے اوپر کی چند سطروں کو ہی ملاحظہ فرمائیے تو انھیں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کی امام اعظم ابوحنیفہؒ کی توصیف میں بیان کردہ الفاظ ضرور نظر آجاتے یا کم از کم حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ان اشعار ہی کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھ لیا ہوتا تو انہیں ضرور درج ذیل اشعار نظر آتے جن میں امام شافعیؒ کا امام اعظمؒ کی شان میں کہا گیا یہ قول نقل کیا گیا لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کی عیال ہیں وہ اشعار یہ ہیں۔

صحيح النقل في حكم طيفة

فقد قال ابن ادریس مقالا

علی فقہ الامام ابی حنیفۃ

بان الناس فی فقہ عیال

یعنی امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے وہ یہ کہ فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہؒ کے بال بچے ہیں۔

ان اشعار سے ہر کوئی یہ سمجھ سکتا ہے (بشرطیکہ تعصب کی عینک نہ لگایا ہو) کہ اگر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ و دیگر ائمہ مجتہدین کے امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے مسائل



اجتہادیہ کے اختلاف کی بنیاد پر ان کے بارہ میں فلعنۃ ربنا..... (نعوذ باللہ) کہتے تو ہرگز اپنے اشعار میں امام شافعیؒ کے قول کی ترجمانی نہیں کرتے۔ غور کیجئے، حضرت عبداللہ بن مبارکؒ اپنے اشعار میں امام شافعیؒ کے متعلق فرما رہے ہیں کہ انھوں نے ”لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمائی ہے“ جب کہ آگے کے اشعار میں امام اعظمؒ پر عیب لگانے والوں کو عقل سے کورا اور بیوقوف بتلا رہے ہیں نہ کہ لطیف و پاکیزہ حکمتوں کے ضمن میں ایک درست بات فرمانے والا۔ اور اسی طرح صاحب درمختار کے نزدیک اس شعر کا مصداق ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین ہوتے تو ہرگز وہ اپنی کتاب میں ابوالقاسم قشیری شافعیؒ کے رسالہ قشیریہ سے اقتباس نقل نہیں کرتے۔ اس لئے درمختار میں پیش کئے گئے امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے ان اشعار کا مصداق امام ابوحنیفہؒ پر عیب لگانے والے یہ بیوقوف اور عقل سے کورے غیر مقلدین تو ہو سکتے ہیں لیکن ائمہ ثلاثہ یا ان کے مقلدین ہرگز نہیں۔

اے چشم اشکبار زرا دیکھ تو سہی یہ گھر جو بہرہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

### غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فرقہ اہل حدیث کے پیشوا تھے۔ ان کی مختلف تحریروں مثلاً ”اہل حدیث کا مذہب“ اور ”تفسیر ثنائیہ“ وغیرہ کو آپ حضرات اور آپ کے فرقہ کے دیگر حضرات وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں، مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی (غیر مقلد عالم) نے ثناء اللہ صاحب کی تفسیر (عربی) کو جماعت اہل حدیث کے لئے ایک فتنہ قرار دیا اور کہا کہ ”مرزائی فتنہ سے زیادہ فتنہ ہے“ نیز شیخ حسن بن یوسف الدمشقی مدرس حرم لکھتے ہیں ”مولوی ثناء اللہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح احادیث اور تفاسیر صحابہ کے مخالف ہے اور سلف صالحین اور قرون ثلاثہ کے اجماع کے خلاف ہے۔“ (فیصلہ مکہ، ص ۱۹ مرتبہ: عبد العزیز سکر یثری مرکزیہ اہل حدیث لاہور) مولوی عبدالحق غزنوی (غیر مقلد عالم) لکھتے ہیں: ”الفاظ غلط، معانی غلط، استدلال غلط، بلکہ تحریفات میں تو یہودیوں کی ناک کاٹ ڈالی“ (الاربعین ص ۳) مولوی عبدالاحد (غیر مقلد) لکھتے ہیں: ”اور ثناء اللہ لحد زندقہ کا دین اللہ کا دین نہیں ہے، اس کا کچھ دین تو فلاسفہ دہریہ نما صائبین کا ہے..... اور کچھ دین ابو جہل کا ہے، جو اس امت کا فرعون تھا، بلکہ اس سے

بھی بدتر ہے“ (الفیصلۃ الحجازیہ ص ۸)

(۱۰۳) آپ حضرات مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر کے موافق ہیں یا مخالف؟

(۱۰۴) آپ کی مولانا ثناء اللہ صاحب کی تفسیر سے موافقت یا مخالفت کتاب وسنت سے تحقیق کی بنیاد پر

ہے یا آپ کا حسن ظن ہے؟

(۱۰۵) اگر مولانا ثناء اللہ صاحب کی تفسیر درست ہے تو دیگر علماء غیر مقلدین نے اسے فتنہ کیوں قرار دیا ہے

یا اسے صحیح احادیث کے خلاف کیوں بتایا ہے؟

(۱۰۶) اور اگر یہ تفسیر صحیح نہیں ہے تو آپ حضرات کے ذریعے اس کی اشاعت کہاں تک درست ہے؟ اسی

طرح حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی غیر مقلدین کے یہاں ”مجتہد العصر“ کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔

ان مجتہد صاحب کے متعلق غیر مقلد عالم مولوی محمد اسحاق صاحب کا فتویٰ ہے: ”واقعی ایسا شخص ملحد اور

زندیق ہے..... ہاں اگر تو بہ کرے تو مسلمان ہے“ (مظالم روپڑی: ص ۴۸) ایک دوسرے غیر مقلد عالم

محمد یوسف صاحب کہتے ہیں کہ: ”بلا شک وشبہ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص مرتد و ملحد خارج عن الاسلام ہے اور

پکا مشرک ہے، اس پر جنت حرام ہے..... فی الحقیقت ایسا شخص مشرک، مرتد اور کافر ہے۔“

یہ ہے اتحاد امت کا جھوٹا نعرہ لگانے والے غیر مقلدین کا حال کہ اہل سنت والجماعت پر تو باہم تکفیر و

تنقیص کا الزام لگا رہے ہیں لیکن خود ان کے اپنے گھر میں ان کے اپنے علماء ایک دوسرے کو زندیق، ملحد

مرتد، مشرک، کافر، خارج عن الاسلام اور فرعون سے زیادہ بدتر کہتے ہیں۔

عیب اوروں کے جو چنتے ہیں وہ خود کو دیکھیں سر نہ اٹھ پائے گا جب خود پہ نظر جائے گی

غیر مقلد عوام کو تو یہ خبر بھی نہیں کہ تحقیق کے نام پر جن نام نہاد اہل حدیث علماء کی یہ تقلید کر رہے ہیں ان

کے علم اور تحقیق کا کیا حال ہے۔ غیر مقلدین کے علامہ اور حکیم الامت مولوی احسان الہی ظہیر کے متعلق عصر

حاضر کے مشہور غیر مقلد عالم حافظ عبد الرحمن مدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی لکھتے ہیں: ”الحمد للہ مجھے اس شخص کی

طرح کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں کہ اپنی تعریف میں خود ہی مضمون لکھ کر دوسروں کے

نام سے یاد دوسروں سے لکھوا کر اپنے نام سے شائع کروں اس سلسلہ میں کسی غیر کی گواہی کا محتاج بھی نہیں

بلکہ میرے گواہ میرے اپنے شاگرد ہیں جو خود احسان الہی ظہیر کے لئے عربی اردو میں کتابیں لکھتے ہیں اور پھر احسان الہی اُن کا نام لئے بغیر اپنے نام سے یہ کتابیں شائع کر کے اپنی شہرت کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہے، (یہ ہے غیر مقلدین کی تحقیق اور یہ ہیں ان کے علامہ)

یہ اتحاد امت کے دعویدار جھوٹے اہل حدیث جن کے۔

لبوں پہ امن کے نغمے ہیں، دل جہنم ہے

کا اختلاف اتنا بڑھا ہوا ہے کہ ایک دوسرے کو واجب القتل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین کے استاد الاساتذہ، نام نہاد اہل حدیث کے غرباء فرقہ کے امیر اور ان کے مقلدین غرباء اہل حدیث کے متعلق غیر مقلد عالم محمد مبارک صاحب رقم طراز ہیں: ”جماعت غرباء اہل حدیث کی بنیاد صرف محدثین کی مخالفت پر رکھی گئی تھی..... جماعت غرباء اہل حدیث باغی جماعت ہے..... پوری جماعت مع امام کے واجب القتل ہے“ (علمائے احناف اور تحریک مجاہدین: ۵۲)

یہ ہے اتحاد امت کا نعرہ لگانے والے غیر مقلدین کا حال۔ اللہ تعالیٰ پورے عالم اسلام کو ان کے فتنوں سے محفوظ رکھے، آمین۔

سوال نمبر ۲۸۔ اگر چاروں مسلک برحق ہیں تو آمین اور رفع الیدین سے چڑ کیوں ہے؟ جب کہ حنفی مسلک کے علاوہ سب کے نزدیک یہ سنت ہے؟

جواب: آمین اور رفع الیدین سے چڑ نہ احناف کو ہے نہ مالکیہ کو نہ شوافع کو اور نہ حنابلہ کو۔ اس کے باوجود یہ تہمت لگانا کہ احناف یا مالکیہ کو آمین اور رفع الیدین سے چڑ ہے۔ غیر مقلدین کی مجبوری ہے کہ جھوٹ کے بغیر ان کی دوکان چل نہیں سکتی۔ ان کی کتابوں (سبیل الرسول، صلوٰۃ الرسول، صراط مستقیم، حقیقۃ الفقہ وغیرہ) میں موضوع یعنی گڑھی ہوئی احادیث پیش کرنا، کفار کے متعلق نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا، اُن کی تحریف معنوی کرنا، اپنے موقف کی تائید کرنے والی ضعیف روایات کو بلا جھجک صحیح کہہ دینا، اسلاف کی تحریروں کو غلط جامہ پہنانا، ہدایہ و درمختار کا غلط حوالہ دینا جابجا نظر آئے گا۔ لاعلم عوام کے سامنے

صرف صحیح احادیث پر عمل کرنے کا کھوکھلا دعویٰ کرنا لیکن مناظروں میں اپنے اس دعویٰ سے چشم پوشی اختیار کرنا ان حضرات کا شیوہ ہے۔ آمین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے مرکز الاحیاء لل دعوة والارشاد کے جاہل غیر مقلدین یہ جان لیں کہ نماز میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا احناف سمیت مسالک اربعہ میں سے کوئی بھی منکر نہیں۔ چنانچہ احناف کے نزدیک امام و مقتدی سب کے لئے آمین کہنا سنت ہے اور اس کا سرأ (آہستہ) کہنا بھی سنت ہے، درمختار میں ہے؛ والثناء و التعوذ و التسمیة و التأمین و کونھن سرأ ترجمہ: اور (نماز کی سنتیں) ثناء، اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا اور آمین کہنا ہے۔ مالکیہ کا مفتی بہ مذہب بھی یہی ہے کہ آہستہ آمین کہنا مستحب ہے، علامہ درردری کی شرح صغیر میں ہے ندب الاسرار بہ ای بالتأمین لكل مصلیٰ یعنی آمین آہستہ کہنا مستحب ہے ہر اس نمازی کے لئے جس سے آمین کہنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ (بلغة السالک ج ۱، ص ۱۱۹) حنابلہ کے نزدیک یہ ہے کہ ویسن ان یحھر بہ الامام و الماموم فیما یحھر فیہ با لقرأة، و اخفاؤها فیما یخفی فیہ، (المغنی ج ۱، ص ۵۲۹) امام و مقتدی کا زور سے آمین کہنا مسنون ہے ان نمازوں میں جن میں زور سے قرأت کی جاتی ہے اور آہستہ آمین کہنا مسنون ہے ان نمازوں میں جن میں آہستہ قرأت کی جاتی ہے۔ شوافع کے نزدیک امام و مقتدی سب کے لئے جبراً آمین کہنا سنت ہے۔ یہ امام شافعی کا قول قدیم ہے، مگر شوافع کے نزدیک مفتی بہ قول قدیم یہی ہے۔

اس کے برعکس احناف پر آمین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے نام نہاد اہل حدیث اور اتحاد کے نام پر امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے لامذہب غیر مقلدین کی عوام سے لے کر جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث تک کی عقل ماری گئی ہے۔ کوئی ایسا نہیں ہے جو کتاب و سنت کے مطابق یا کم از کم آمین کہنے کے اپنے عملی دعویٰ کے مطابق صحیح موقف کو واضح اور اس کو ثابت کر سکا ہو۔ ان میں سے کوئی ایک رکعت میں دو مرتبہ آمین کہنے کا قائل ہے، کوئی تین مرتبہ آمین کہنے کا قائل ہے، کوئی سورہ فاتحہ کے درمیان میں اتباع امام کے نام پر آمین کہنے کا قائل ہے۔ کوئی آمین بالجہر کو سنت بتا رہا ہے، کوئی واجب بتا رہا ہے اور کوئی فرض۔ کوئی اس پر احادیث صحیحہ و صریحہ متواترہ کے موجود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے تو کوئی اجماع صحابہ کا دعویٰ کر رہا ہے۔ لیکن جب ثابت کرنے کی نوبت آئے اور تحقیق کا میدان ہو تو بغلیں جھاکی جاتی ہیں فرار کی راہیں اختیار کی

جاتی ہیں۔ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک بتلانے والا، ہوائے نفسانی کا پیروکار یہ لامذہب ٹولہ۔ علامہ ابن حجرؒ امام نوویؒ اور دیگر مقلدین کی پناہ میں نظر آتا ہے۔

محترم قارئین! ذیل میں (احناف پر آئین سے چڑنے کی تہمت لگانے والے ان) غیر مقلدین کی اس مسئلہ میں بوکھلاہٹ جو کہ ان کی اپنی تحریروں سے واضح ہے ملاحظہ فرمائیں۔

## آئین کہنے کے بارے میں غیر مقلدین کا آپسی اختلاف

### صرف جہری نمازوں میں آئین بالجہر

مولانا محمد جونا گڑھی کہتے ہیں:

● اہل حدیث کا مذہب ہے ان احادیث کے مطابق جس نماز میں بلند آواز سے قرأت پڑھی جائے اس میں آئین بھی بلند آواز سے کہی جائے۔ (دلائل محمدی اول ص ۱۸، مکتبہ الفہم مئو)

(جہری میں جہراً جونا گڑھی صاحب کا قیاس ہے اور اپنے قیاس کو احادیث کے مطابق کہہ کر اپنے مقلدین محمدی اہل حدیث کی تسلی کا سامان کر رہے ہیں ورنہ دنیا کی کسی بھی کتاب میں صرف جہری نمازوں میں آئین بالجہر کہنے کی تخصیص کے ساتھ کوئی حدیث موجود نہیں)

### انفرادی اور سری نمازوں میں آئین آہستہ کہنا چاہئے اور جہری میں جہراً

● صلوة الرسول میں حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں: ”جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو آئین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں تو پھر بھی آہستہ ہی کہنا چاہیے، لیکن جب آپ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے ہوں تو جس وقت امام ولا الضالین کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آئین کہنی چاہیے، بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آئین پکار کر کہے۔ (ص ۱۹۵، ادارہ نور الایمان، اجیری گیٹ دہلی)

حکیم صاحب ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کر دیتے کہ سری نمازوں میں سرّاً اور جہری نمازوں میں جہراً آئین کہنا چاہئے۔ کاش بھولی بھالی عوام کو یہ بھی بتا دیتے کہ اس روایت میں امام کے ولا الضالین کہنے پر مقتدی کے آئین کہنے کا تذکرہ تو ہے لیکن پکار کر کہنے کا تذکرہ نہیں۔ اور امام کے

ولا الضالین پر مقتدی کے آئین کہنے کو موقوف کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ امام آہستہ آہستہ آئین کہے گا۔..... حکیم صاحب صرف نام اہل حدیث رکھ لینے سے حدیث کا علم اور فہم آجائے ایسا نہیں ہے اور نہ ہی ایسا ہے کہ اپنی کتاب کا نام صلوٰۃ الرسول رکھ لینے سے اس میں موجود آپ کے قیاسات ارشادات رسول ہو جائیں۔

### پہلے امام پھر مقتدی آئین کہے

● یونس دہلوی صاحب لکھتے ہیں: ”مغرب وعشاء اور صبح کی نماز میں جب امام اور مقتدی سورہ فاتحہ کی پچھلی آیت کو ختم کر چکیں تو پہلے امام پھر مقتدی پکار کر آئین کہیں لیکن زیادہ شور نہ مچائیں“..... الخ (دستور الملتقی ص ۱۱۱)

(یونس دہلوی صاحب قیاسی گھوڑے دوڑا کر مقتدی کو آئین کہنے میں فرشتوں کی موافقت سے محروم نہ کریں اور اپنے مقلدین کو، زیادہ شور نہ مچائیں کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ کوئی ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث میں یہ بھی دکھادیں کہ صرف اتنا ہی شور مچائیں)

### مقتدیوں کو امام کے آئین شروع کرنے سے پہلے آئین کہنا چاہئے

نماز نبوی<sup>۱</sup> صفحہ نمبر ۱۵ پر ”آئین کا مسئلہ“ کے تحت ڈاکٹر شفیق الرحمن صاحب لکھتے ہیں: جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو آئین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں تو پھر بھی آہستہ کہیں۔ لیکن جب آپ جہری نماز میں امام کے پیچھے ہوں تو جس وقت امام (ولا الضالین) کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آئین کہنی چاہئے۔ بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آئین پکار کر کہے۔ اور مقتدیوں کو امام کے آئین شروع کرنے سے پہلے آئین کہنی چاہیے۔

انہی کتاب موجودہ حالت میں ”صلوا کما رأیتمونی اصلی“ اور ”صحیح احادیث کی روشنی میں“ کے بلند بانگ دعووں کے ساتھ ۱۔ ڈاکٹر شفیق الرحمن ۲۔ ابوالطاهر حافظ زبیر علی زئی ۳۔ حافظ صلاح الدین یوسف ۴۔ شیخ عبدالصمد رفیقی ان چار حضرات کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔ لیکن افسوس ان نام نہاد محققین و مجتہدین پر کہ یہ سب لکرا اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود مسئلہ آئین سے متعلق فرقہ غیر مقلدین کا مکمل دعویٰ مع دلائل پیش نہ کر سکے۔

(شفیق الرحمن صاحب آپ نماز نبوی کا تذکرہ کر رہے ہیں یا نماز شفیق رحمانی کا؟ محترم شفیق الرحمن صاحب اپنے قیاسات و خیالات بیان نہ کیجئے بلکہ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ مقتدیوں کو امام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنا چاہئے)

نماز نبوی نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۱۵۱ پر ”مقتدیوں کو امام کے آمین شروع کرنے سے پہلے آمین کہنی چاہئے“ کے فوراً بعد نمبر لکھ کر حاشیہ لگایا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔

﴿حاشیہ (۴) یعنی آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں (محمد عبد الجبار)﴾

محمد عبد الجبار صاحب اپنا حاشیہ چڑھا کر غیر مقلد محققین ڈاکٹر شفیق الرحمن، ابوالطاہر حافظ زبیر علی زئی، حافظ صلاح الدین یوسف، شیخ عبدالصمد رفیقی وغیرہ کی مسئلہ آمین بالجہر میں پیش آئی الجبضوں کو سلجھانے کی کوشش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ”آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں“ یہ غیر مقلد محمد عبد الجبار صاحب ان چاروں غیر مقلد محققین سے زیادہ فہیم معلوم ہوتے ہیں انھوں نے چاروں غیر مقلد محققین کا تو رد کیا ہی کیا ساتھ ہی ساتھ ”امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں“ لکھ کر غیر مقلد یونس دہلوی کے دستورالمتقی صفحہ ۱۱۱ پر پیش کئے گئے قیاس ”پہلے امام پھر مقتدی پکار کر آمین کہیں“ کو بھی ملیا میٹ کر دیا۔

محمد عبد الجبار صاحب ہم آپ سے متفق ہیں کہ ”امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں“ کیوں کہ کسی بھی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں اس کی صراحت نہیں اور ایسے کرنے سے امام یا مقتدی میں سے کوئی ایک فرشتوں کی موافقت سے محکوم رہے گا حالانکہ حدیث میں فرشتوں کے ساتھ موافقت آمین پر پچھلے گناہوں کا معاف ہونا مذکور ہے محمد عبد الجبار صاحب! اگر آپ نے بھی صرف اپنے موقف کو کسی بھی طرح ثابت کرنے کا تہیہ نہیں کر لیا ہے تو ہم آپ سے کہنا چاہیں گے کہ آپ کی یہ رائے کہ ”آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا اس کی آواز سنتے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے“ صحیح نہیں۔ اس طرح تو آپ خود اپنے موقف ”امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں“ کی تردید کر رہے ہیں۔ محمد عبد الجبار

صاحب! دینی امور میں اپنی رائے پر بھروسہ کرنے کے بجائے فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل کرتے ہوئے ائمہ مجتہدین کی اقتداء کر لیجئے اسی میں عافیت ہے۔ اپنی اس تحریک دیکھئے اور اپنے فہم کی داد دیجئے کہ جس کے طفیل دوسروں کے چہروں کی صفائی مقصود تھی اسی سے آپ کا دامن بھی داغدار ہوا جا رہا ہے۔ دیکھئے اپنی تحریک کو کیا لکھ رہے ہیں آپ کہ ”آمین کا آغاز امام پہلے کرے گا“..... جب امام آمین کا آغاز پہلے کرے گا تو مقتدیوں کا آمین کہنا بعد میں ہوگا نہ کہ ساتھ میں۔ شاید آپ اپنے موقف ”امام سے پہلے یا بعد میں آمین کہنا درست نہیں“ کو بھول گئے ورنہ یہ ہرگز نہ کہتے کہ ”اس (امام) کی آواز سنئے ہی تمام مقتدی حضرات بھی آمین کہیں گے“... محترم عبد الجبار صاحب! کیا ہو گیا آپ کی فہم کو کہ اتنی سی بات آپ کو سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ جب مقتدی امام کی آواز سننے کے بعد آمین کہیں گے تو یہ کہنا امام کے ساتھ کیسے ہوگا؟

محمد عبد الجبار صاحب! آپ کے ایک جملہ کے حاشیہ میں اتنا تضاد کیوں؟ میرے بھائی آپ نے سیدھے سیدھے یہ کیوں نہ لکھ دیا کہ حدیث ”اذ قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین یعنی جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو“ پر عمل کرتے ہوئے امام کے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہنے کے بعد آمین کہنا چاہئے تاکہ امام و مقتدی دونوں کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو کر ”فمن وافق تَامِیْنَه تَامِیْن الملائکة غفر له ما تقدم من ذنبه یعنی جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو جاتی ہے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں“ کا مصداق بنے۔

محمد عبد الجبار صاحب! مقتدی ”امام سے پہلے، ساتھ میں، بعد میں آمین کہے“ لکھنے کا مقصد کہیں امام کے زور سے آمین کہنے کو ثابت کرنا تو نہیں ہے؟ اگر نہیں تو سادہ لوح عوام کو پہلے، ساتھ پھر بعد میں آمین کہنے کے چکر میں کیوں الجھا رہے ہو؟ محمد عبد الجبار صاحب! کیا آپ سمیت کتاب نماز نبوی سے متعلق جملہ غیر مقلد محققین کا ”اذ قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین یعنی جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو“ نہ پیش کرنے کا مقصد یہ تو نہیں کہ



لوگوں کے سامنے یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ مقتدی کی آمین کو امام کے ولا الضالین پر موقوف کرنا اس کی دلیل ہے کہ امام آہستہ آمین کہے گا۔ (غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث پر افسوس ہے کہ ائمہ مجتہدین سے تو بدگمان اور ان پر بدزبان ہیں لیکن اپنی کم علمی سے جاہل، بلکہ اس کم علمی و لاعلمی کے باوجود علیست کے غرور میں مبتلا اور اپنی بد فہمی پر نازاں ہیں)۔

ترے جہل علم سے ہمنشین مرا علم جہل بھلا رہا یہ پتہ تو ہے کہ پتہ نہیں یہ خبر تو ہے کہ خبر نہیں  
منکرین اجماع کا جھوٹا دعویٰ اجماع

● آمین زور سے کہنے کے متعلق آگے جو ناگزہی صاحب رقم طراز ہیں ”پس بفضلہ تعالیٰ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر اجماع صحابہ ہے۔“ (دلائل محمدی ص ۲ ص ۱۵۰)

● بدگمانی و بدزبانی کے معاملہ میں بل ہم اصل کے عہدہ پر فائز جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث رئیس ندوی رقم طراز ہے: ”اس اندھے بہرے اور عقل سے بیگانہ فرقہ کو یہ نہیں معلوم ہے کہ جہری نمازوں میں جب صحابہ کا اجماع رہا کہ آمین بالجہر امام و ماموم دونوں کہیں اور یہ اجماع صحابہ و نصوص متواترہ سے ثابت ہے جو بصیغہ امر کے ساتھ وارد ہونے کے ساتھ صلوا کما رأیتمونی اصلی والے حکم نبوی کے مطابق فرض قرار پاتا ہے؟“ (سلفی جائزہ صفحہ نمبر ۷۷)

(اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، غیر مقلدیت نام ہی ہے صرف بلند بانگ دعویٰ کا..... شیخ الحدیث صاحب وہ نصوص متواترہ و اجماع صحابہ کہیں موجود بھی ہے یا آپ کا خانہ ساز ہے؟)

ایک رکعت میں دو آمین

غیر مقلدوں کے حافظ عبداللہ روپڑی صاحب سے ایک سوال ہوا۔

سوال: حکم ہے کہ جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہے۔ ایک مقتدی اس وقت جماعت میں شامل ہوا جب امام غیر المغضوب پڑھ چکا تھا تو وہ امام کے ساتھ آمین کہے یا پہلے الحمد پڑھے۔

(محمد علی خطیب جامع مسجد جنڈیالہ)

موصوف نے جواب دیا کہ ”دونوں باتوں پر عمل کرے امام کے ساتھ بھی آمین کہے اور اپنی فاتحہ ختم

کر کے بھی آمین کہے... الخ (فتاویٰ اہل حدیث ج ۱ ص ۳۹۳)

(حافظ عبد اللہ روپڑی صاحب یہ آپ کی رائے ہے یا قرآن مجید کی آیت اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ؟)

### ایک رکعت میں تین بار آمین بالجہر

جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث مولانا رئیس ندوی، غیر مقلدین کے نزدیک ماہر علم حدیث و فن حدیث و رجال ہیں۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ کی دو سکتہ والی روایت کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: ”ہم کہتے ہیں کہ جہری نماز میں امام کے لیے متعدد سکتات ثابت ہیں ایک تحریمہ کے بعد دوسرے ایک سے ساتویں تک فاتحہ کی ہر دو آیات کے درمیان سات سکتے ان آٹھ سکتات کے علاوہ نواں سکتہ قرأت فاتحہ سے فراغت کے بعد اور دسواں سکتہ فاتحہ کے بعد قرأت قرآن و رکوع کے درمیان سکتہ۔ یہ دس سکتات ہوئے۔ بہت سارے اہل علم صحابہ و تابعین سکتہ اول یعنی تحریمہ والے سکتہ میں مقتدی کو سری طور پر فاتحہ پڑھنے کی اجازت دیتے تھے۔ اکثر بلکہ کل صحابہ فاتحہ کی ہر دو آیات کے درمیان والے سکتات میں ایک ایک آیت پڑھنے کو فرض بتلاتے تھے ان آٹھ سکتات کے بعد ختم فاتحہ کے سکتہ ہونے سے پہلے تمام صحابہ امام و ماموم دونوں کو آمین بالجہر کا حکم دیتے تھے اور جو فاتحہ نہ پڑھ سکا ہوا سے آمین کے بعد والے سکتہ میں فاتحہ پڑھنے کی اجازت مقتدیوں کے لیے دیتے تھے۔ بعض معتبر روایات میں مقتدی کے لیے تین بار آمین بالجہر کا ذکر ہے، ایک امام کے ساتھ جب کہ وہ آمین بالجہر کہے، دوسرا مقتدی ابھی فاتحہ خوانی میں مصروف ہے اور امام نے ختم فاتحہ پر آمین کہہ دی تو مقتدی اتباع آمین میں جہری آمین کہے، تیسرے یہ کہ امام کی فاتحہ ختم ہونے کے بعد اپنی فاتحہ خوانی کے بعد کہے۔ مقتدی کی یہ آمین اس وقت بالجہر ہوگی جب جلدی کر کے مقتدی فاتحہ خوانی سے فارغ ہو اور امام بھی فارغ ہو تو دونوں آمین بالجہر کہیں۔ یہ ساری باتیں احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہیں۔“ (سلفی تحقیقی جائزہ ص ۴۷۹)

(شیخ الحدیث صاحب وہ بہت ساری احادیث صحیحہ صریحہ کہاں ہیں جن میں مقتدی کے لئے تین مرتبہ آمین بالجہر کہنے کی صراحت ہو؟ رئیس ندوی صاحب آپ نے دس سکتات پر ہی بس کیوں؟ قرأت ماز ادلی الفاتحہ کی جگہ سورہ بقرہ مقرر کر کے ہر آیت پر ایک ایک سکتہ کا اضافہ کرتے چلے جاتے اور پوری رکعت کو سکتہ سکتہ کر دیتے یا سورہ کوثر ہی کی تین آیتوں کو جوڑ کر دس کے بجائے کم از کم تیرہ ۱۳ سکتے تو آپ گنوا ہی

سکتے تھے..... پھر آپ کے بنائے ہوئے ان سکتوں سے صحابی رسول حضرت سرہ بن جندبؓ کی روایت کردہ حدیث کا رد کیوں کر ہو گیا۔ آپ نے تو فاتحہ کے بعد والا وہ سکتہ اپنی تحریر میں تسلیم کر ہی لیا جس کے ہلکا ہونے کی وجہ سے حضرت عمران بن حصینؓ محسوس نہ کر سکے۔ اس ہلکے سے سکتے میں آمین کا سر اُکھٹا قبول نہیں لیکن سورہ فاتحہ کی سات آیتوں کا سر اُڑھنا آپ کو تسلیم ہے۔ بلکہ آپ نے تو اپنے زورِ بازو اور قلم کی طاقت کی بنیاد پر بے بنیاد بات بھی لکھ ڈالی کہ ”تمام صحابہ امام و مامون دونوں کو آمین بالجہر کا حکم دیتے تھے۔“ محترم قارئین! سلفیہ بنارس کے غیر مقلد شیخ الحدیث صاحب کو ”بعض“، ”معتبر روایات“ بھی نظر آگئیں جن میں ’مقتدی‘ کے لئے ’تین بار‘، آمین بالجہر‘ کا ذکر ہے۔ کاش یہ نام نہاد سلفی شیخ الحدیث صاحب اتنی صراحتوں کو ایک ساتھ سمیٹے ہوئے وہ معتبر روایات ہمیں بھی نظر نواز کر دیتے تو کتنا ہی اچھا ہوتا۔

تین بار مقتدی کے لئے آمین کا موقع بتانا بھی غیر مقلدین کے ضمیر کے بحران میں مبتلا شیخ الحدیث رئیس الاحرار ندوی صاحب کا کارنامہ ہے۔ ایک کو تین اور تین کو ایک کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جہاں تمام صحابہ تین کو تین مانتے ہیں وہاں اپنی شیخی سے تین کو ایک کرنے والے شیخ رئیس ندوی صاحب ’معتبر روایات‘ کا لفظ لکھ کر ایک مرتبہ کی آمین کو تین کئے دے رہے ہیں۔ وہ اپنی اس پر زور کوشش میں کتنے کامیاب ہیں ذیل میں درج ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) ”ایک امام کے ساتھ جب کہ وہ آمین بالجہر“ یعنی غیر مقلدین اپنی منازعت، مخالفت و مخالفت و اختلافت امام سمیت اختیار کردہ سورہ فاتحہ کی قرأت کو ادھوری چھوڑ دیں اور امام کی آمین کے ساتھ آمین کہیں، یہی آمین کہنے کا اصل موقع ہے۔

(۲) ”دوسرا مقتدی ابھی فاتحہ خوانی میں مصروف ہے اور امام نے ختم فاتحہ پر آمین کہہ دی تو مقتدی اتباع آمین میں جبری آمین کہے۔“ قارئین کرام! یہ وہی پہلے والی آمین ہے جسے فقہائے امت پر زبان طعن دراز کرنے والے غیر مقلد رئیس الاحرار ندوی (شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ بنارس، الھند) اپنے زورِ فہم کی بنیاد پر ”دو“ گردان رہے ہیں۔

جہل نے سر پہ چڑھائی ہے کلاہ و دستار

(۳) ”تیسرے یہ کہ امام کی فاتحہ ختم ہونے کے بعد اپنی فاتحہ خوانی کے بعد کہے۔“

اہل علم جانتے ہیں کہ یہ غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کے جملہ فرقوں کی اختیار کردہ وہی دوسری آئین ہے جو ”الا ان یکون وراء الامام“ و ”من كان له امام فقرأه الامام له قراءة“ جیسی احادیث میں موجود صراحت کو چھوڑ کر ”لا“ و ”من“ کے قیاس کو اپنانے کی وجہ سے وجود میں آئی ہے۔

ایک آئین کو تین کرنے کے بعد رئیس ندوی صاحب رقمطراز ہیں ”مقتدی کی یہ آئین اس وقت بالجبر ہوگی جب جلدی کر کے مقتدی فاتحہ خوانی سے فارغ ہو اور امام بھی فارغ ہو تو دونوں آئین بالجبر کہیں یہ ساری باتیں احادیث صحیحہ صریحہ سے ثابت ہیں۔“

ندوی صاحب! اگر مقتدی جلدی فاتحہ خوانی سے فارغ نہیں ہو اور امام فارغ ہو گیا تو تب مقتدی آئین بالجبر کہے گا یا بالسر؟ یا آئین ہی نہیں کہے گا؟! درج بالا اپنی تحریروں کو ملحوظ رکھ کر اپنے زور فہم سے جواب عنایت فرمائیں۔

نااہلیت کے باوجود ترک تقلید کی پیداوار ان ”دو اور تین آئین“ کو ثابت کرنے کے لئے جب دلیل کی باری آتی تو ”تمام صحابہ“، ”معتبر روایات“، ”احادیث صحیحہ صریحہ“ جیسے بھاری بھر کم الفاظ لکھ کر اپنے نام نہاد اہل حدیث سلفی، سامرودی، اثری، غرباء مقلدین کی تسکین کا سامان کیا جاتا ہے اور انداز ایسا اختیار کیا جاتا ہے کہ عوام دیکھے تو تصور بھی نہ کرے کہ یہ ”غیر مقلدانہ اسائل“ ہیں واقعی دلائل نہیں۔

محترم قارئین! یہ ہے جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث کا علم حدیث فہم حدیث اور طرز استدلال۔ اس پر طرہ یہ کہ اس کم علمی و بد فہمی کے باوجود علمائے احناف علمائے دیوبند کثر اللہ سواد ہم کے مقابل آتے ہیں۔

زاغوں کو بھی دعویٰ ہے شاہیں کی ہمسری کا

غیر مقلدین کے نزدیک سورہ فاتحہ کے درمیان آئین کہنا جائز ہے اور یہ تحریف قرآن نہیں

نام نہاد اہل حدیث کے فرقہ غرباء کے امام مفتی عبدالستار سے بھی ایک ایسا ہی سوال ہوا، سوال مع جواب ملاحظہ فرمائیں۔

”سوال: مسبوق نے امام کی اقتداء اس وقت کی کہ امام نصف الحمد پڑھ چکا تھا اور مقتدی نے الحمد شروع کی، یہ نصف الحمد تک پہنچا تھا کہ امام نے ولا الضالین کو پڑھا تو مقتدی الحمد چھوڑ کر آئین کہے گا یا

نہیں؟ اگر کہے گا تو دوبارہ کہنا لازم آئے گا ایک درمیان فاتحہ اور دوسرے بعد فاتحہ اور اگر نصف الحمد میں آمین کہے گا تو یہ تحریف لازم آئے گی اور تحریف کلام اللہ میں حرام ہے اب کوئی ایسی حدیث ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ مسبق الحمد پڑھتا رہے آمین نہ کہے یا الحمد چھوڑ کر آمین کہے؟ (سید اللہ دتہ نصیر آبادی) جواب: اس کا نام تحریف نہیں اتباع امام ہے۔ امام کی متابعت کی وجہ سے اگر نصف الحمد ختم کر کے بھی آمین کہے تو شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ الخ (فتاویٰ ستاریہ ج ۱ ص ۱۳۰)“

(مفتی صاحب نے فرمایا ہے اور وہ بھی نام نہاد اہل حدیث فرقہ کے مفتی ہیں، پھر دلیل کی کیا ضرورت؟ تقلید تو ائمہ مجتہدین کی شرک ہے نہ کہ نااہل نام نہاد اہل حدیث علماء کی۔۔۔۔۔ سائل دلیل کا طالب بھی ہو تب بھی دلیل نہیں دیں گے۔ کیوں کہ ہم اہل حدیث ہیں، اور ہمارا دعویٰ صحیح حدیث پر عمل کرنے کا ہے۔ اس لئے دلیل کی کیا ضرورت، ہمارا کہہ دینا ہی کافی ہے۔)

### آمین بالجہر فرض و واجب ہے

جامعہ سلفیہ بنارس کے شیخ الحدیث، مدرس و مفتی مولانا رئیس ندوی لکھتے ہیں:

”نصوص میں بصیغہ امر جہری نماز میں بالجہر اور سری نمازوں میں بالسر کہنے کا حکم دیا گیا ہے جو اس کے فرض و واجب ہونے کی دلیل ہے“ (سلفی جائزہ ص ۴۶۹)

(شیخ الحدیث صاحب جہری نماز میں بالجہر اور سری نماز میں بالسر کی بصیغہ امر والی صریح نصوص کہاں ہیں، کہیں شیعوں کے خود ساختہ دس پاروں کے ساتھ سرمن رأی کے غار میں تو نہیں؟)

جامعہ سلفیہ بنارس کے یہ شیخ الحدیث رئیس ندوی صاحب رقم طراز ہیں: ”صحابہ کا اجماع رہا کہ آمین بالجہر امام و ماموم دونوں کہیں اور یہ اجماع صحابہ و نصوص متواترہ سے ثابت ہے جو بصیغہ امر کے ساتھ وارد ہونے کے ساتھ صلوا کما رأیتمونی اصلی والے حکم نبوی کے مطابق فرض قرار پاتا ہے؟“ (سلفی جائزہ صفحہ نمبر ۴۷۱)

(محترم رئیس ندوی صاحب! آپ کی خانہ ساز منطق کی رؤ سے صلوا کما رأیتمونی اصلی والے حکم نبوی کے مطابق نماز کا ہر عمل فرض قرار پائے گا۔ واہ کیا فہم حدیث ہے آپ کا!) فرقہ اہل حدیث کی علمی بے بسی پر افسوس ہے، جب غیر مقلدین کے شیخ الحدیث کا یہ حال ہے تو عوام

کا کیا حال ہوگا؟ غیر مقلدین عوام تو بس شیخ الحدیث کا ٹائٹل جڑا دیکھ کر رئیس الاحرار ندوی صاحب کی اندھی تقلید کئے جا رہے ہیں۔

یہی رئیس ندوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ اثر ابن زبیر سے امام بخاری آمین بالجہر کی اولیت ثابت کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ اس کا انفراض ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ (سلفی جائزہ ص ۴۷۳)

(رئیس ندوی صاحب کی امام بخاری پر تہمت ہے کہ وہ ”اثر غیر نبی“ سے فرضیت ثابت کرتے ہیں، ویسے یہ تہمت لگانا رئیس ندوی صاحب کی مجبوری ہے اگر وہ امام بخاری کا نام لے کر ایسی باتیں نہیں کہیں گے تو عوام ان کے فریب کا شکار کیسے ہوگی؟)۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

محترم قارئین! ابھی تو مختصر طور پر صرف آمین کے مسئلہ میں غیر مقلدین کی افراتفری پیش کی گئی ہے۔ آئندہ پھر کسی موقع سے اسی مسئلہ آمین میں اور دیگر مسائل سے متعلق اتحاد امت کے جھوٹے دعویدار ان غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث فرقوں کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلط ترجمے، اس سلسلہ میں دئے گئے مغالطے، مسلک احناف پر تبرّیٰ بازی اور ان پر لگائے گئے الزامات کی حقیقت کو آشکارا کیا جائے گا ان شاء اللہ۔

نہ تم صدے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے  
نہ کھلتے یوں رازِ سر بستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

مرکز الاحیاء للحدیث والارشاد سے شائع شدہ پمفلٹ میں ان غیر مقلدین نے احناف پر رفع الیدین سے چڑنے کی بھی تہمت لگائی ہے، حالانکہ مسالک اربعہ میں فی نفسہ رفع الیدین کا کوئی بھی منکر نہیں۔ نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین بالاتفاق سنت ہے۔ رفع الیدین کے سلسلہ میں روایتیں مختلف واقع ہوئی ہیں، اور دورانِ اول میں صحابہ کرامؓ و تابعین عظامؓ کا عمل بھی مختلف رہا ہے اس لئے ہر مجتہد نے غور کیا کہ ان میں رائج کیا ہے؟ جس نے جس بات کو رائج سمجھا اس کو اختیار کیا۔ مسالک اربعہ میں سے دو مسلک (حنفیہ و مالکیہ) کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین مکروہ ہے چنانچہ شامی ج ۴ ص ۳۷۷ پر احناف کے اور علامہ درددیر کی شرح صغیر میں مالکیہ کے موقف کی صراحت موجود ہے۔ نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین شوافع

وحنابلہ کے یہاں مسنون ہے۔ شوافع کے نزدیک ان تین جگہوں کے علاوہ ایک جگہ اور بھی رفع یدین مستحب ہے اور وہ ہے تیسری رکعت کے شروع میں۔ ان مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ دیگر جگہوں پر (مثلاً ● سجدہ میں جاتے وقت بھی (نسائی شریف ج ۱، ص ۱۶۵، حدیث مالک بن حویرث) ● دونوں سجدوں کے درمیان بھی (ابوداؤد، ج ۱، ص ۱۰۸، نسائی ج ۱، ص ۱۶۲، حدیث ابن عباس) ● دوسری رکعت کے شروع میں (ابوداؤد ج ۱، ص ۱۰۵، حدیث وائل بن حجر) ● ہر اونچ نیچ پر (عند کل خفض و رفع، ابن ماجہ ص ۶۲ حدیث عمیر بن حبیب، ولفظہ یرفع یدہ مع کل تکبیر) شوافع و حنابلہ سمیت مسالک اربعہ رفع یدین کے متروک ہونے کے قائل ہیں اور ان روایات کو مرجوح تو قرار دیتے ہیں لیکن ان روایات کے احادیث رسول ہونے کا کوئی منکر نہیں ہے۔

اس کے برعکس یہ غیر مقلدین تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین، رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کے علاوہ دیگر جگہ رفع یدین کے ثبوت یا منع کی روایتوں کے منکر ہیں۔ غیر مقلد نام نہاد اہل حدیث باولہ پروفیسر نثار پائٹکر، اپنی کتاب ”قصہ رفع یدین کا“ (جس کی تصدیق ایل بی ایس مارگ، کرا، ممبئی کے غیر مقلد عالم مولوی عبدالحق، جامعۃ الرشاد کے مولوی عبدالنور راغب سلفی اور مبین واڑہ روڈ ممبئی کے مولوی محمد ایوب نے کی ہے) کے صفحہ نمبر ۴۴ پر لکھتا ہے ”لہذا اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے... کسی باولے آدمی کی طرح... کبھی رفع یدین کیا اور کبھی ترک کیا (نعوذ باللہ) ایسا کہنا سراسر غلط ہے کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جبرئیلؑ سے جو نماز سیکھی وہ ایک ہی طریقہ کی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) تادم حیات اسی پر قائم رہے۔“

دیکھئے ان غیر مقلدین کو حدیث کا لبادہ اوڑھ کر کس طرح طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے ہیں۔

ایک نیا روز بدلتی ہے لباس پیرہن رکھتی ہے دنیا کتنے

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**

(۱۰۷) آپ حضرات نظر، عصر اور دیگر سری نمازوں میں آہستہ آہستہ آئین کہتے ہیں کس دلیل کی بنیاد پر؟

(۱۰۸) ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ سری نماز میں سر اور جہر نماز میں جہر آئین کہنا چاہیے؟

(۱۰۹) ایک رکعت میں کتنی مرتبہ آمین کہنا چاہئے ایک مرتبہ، دو مرتبہ یا اس سے زیادہ؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

(۱۱۰) اگر مقتدی کی سورہ فاتحہ ختم ہونے سے پہلے امام کی سورہ فاتحہ ختم ہوگئی تو مقتدی کیا کرے؟

- کیا اپنی سورہ فاتحہ مکمل کرے پھر آمین کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔
- یا اپنی سورہ فاتحہ کو چھوڑ کر امام کی سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔
- مقتدی بقیہ سورہ فاتحہ وہیں سے شروع کرے جہاں سے چھوڑا تھا یا اب دوبارہ شروع سے سورہ فاتحہ کی ابتدا کرے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

- اگر دوبارہ سورہ فاتحہ کی ابتدا کرے تو بسم اللہ پڑھے یا نہیں؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔
- اگر درمیان سے سورہ فاتحہ پڑھے (جہاں سے چھوڑا تھا) تو بسم اللہ پڑھے یا نہیں؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

● اب اپنی سورہ فاتحہ کی تکمیل کرنے کے بعد مقتدی دوبارہ آمین کہے یا نہ کہے؟ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔

- مقتدی دوبارہ آمین آہستہ کہے یا زور سے۔ صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے۔
  - (۱۱۱) ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر تک رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھنے کے بعد اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کیا ہے؟
- بلائی ہیں موجیں کہ طوفاں میں اترو کہاں تک چلو گے کنارے کنارے

سوال نمبر ۲۹۔ کیا ہم اسلام کو چار فرقوں میں تقسیم کر کے گروہ بندی اور فرقہ بندی نہیں کر رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (لاتفرقوا) کہہ کر سختی سے روکا ہے؟

سوال نمبر ۳۰۔ کیا تقلید میں ہم قول امام کے مقابلے میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے جنت سے محروم نہیں ہو رہے ہیں؟ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت جنت میں داخل ہو گی مگر جس نے انکار کیا۔ (صحابہ نے پوچھا) کس نے انکار کیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے یقیناً انکار کیا۔ (بخاری شریف



ج ۲/۱۰۸۱، مطبوعہ دیوبند)

سوال نمبر ۳۱۔ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے غیر نبی کی اطاعت کر کے ”یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم“ ترجمہ۔ ﴿اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور (کسی اور کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔﴾ (سورہ محمد، ۳۳)

جواب: حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی یہ چار فرقے نہیں بلکہ یہ نجات پانے والا واحد گروہ اہل سنت والجماعت ہے۔ سوال نمبر ۸ کے جواب میں ہم نقل کر آئے ہیں کہ ائمہ اربعہ دین کی تدوین کرنے والے تھے نہ کہ تقسیم کرنے والے۔ فروعی مسائل میں اختلاف، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود تھا، اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس فروعی اختلاف کو فرقہ بندی قرار دے کر ان کو اسلام کی تقسیم کرنے والا کوئی عقل سے کورا اور بیوقوف تو کہہ سکتا ہے لیکن کوئی سمجھ دار ہرگز ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔

مقلدین مسالک اربعہ اقوال ائمہ کو قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں نہیں مانتے بلکہ شریعت نے انھیں نہ جاننے کی صورت میں جاننے والوں سے پوچھنے کا مکلف بنایا ہے چنانچہ یہ مقلدین ارشاد باری تعالیٰ پر عامل ہو کر اور قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اولوالامر، مجتہدین و منینین کی اتباع و اطاعت کرتے ہیں اور یہ مجتہدین و منینین امت میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں اپنے قول کو رائج کرنے والے نہیں تھے بلکہ یہ حضرات ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریح و توضیح کرنے والے تھے۔

سورہ محمد کی آیت نمبر ۳۳ ہے ”یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم“ یعنی اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔“ کی تفسیر میں ابطال اعمال کی کئی شکلیں (اسلام کے بعد مرتد ہو جانا، اعمال صالحہ کا ریا و سمعہ کے ساتھ کرنا، صدقہ کر کے احسان جتلانا یا نیک اعمال کا قصد افساد کرنا وغیرہ وغیرہ) مفسرین نے بیان کی ہیں لیکن کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ اجتہادی امور میں مجتہدین کی تقلید (جو بظاہر غیر نبی کی اطاعت ہے) سے اعمال باطل ہوتے ہیں۔ لیکن یہ جاہل غیر مقلدین اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے اپنی تفسیر بالرائے ”کسی اور کی اطاعت کر کے“ کو بین القوسین لکھ کر یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ اعمال کو باطل کرنے والی

چیز فقہاء و مجتہدین کی اطاعت ہے۔ حالانکہ قرآن شریف میں صراحت کے ساتھ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کے علاوہ اولوالامر کی اطاعت کا حکم موجود ہے، لیکن یہ غیر مقلدین اپنے خود ساختہ نظریات کی ترویج و اشاعت کے لئے آیات قرآنی و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار اور اس کی تحریف معنوی سے بھی نہیں چوکتے۔ اللہم احفظنا منہ

**غیر مقلدین کے جملہ فرقوں کے علماء و غیر علماء سے سوالات**  
 (۱۱۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (لا تتفرقوا) کہہ کر فرقہ بندی اور گروہ بندی کو سختی سے روکا ہے اس کے باوجود غیر مقلدین مختلف فرقوں میں منقسم کیوں ہیں؟  
 (۱۱۳) قرآن مجید میں صراحۃً اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ اولوالامر کی اطاعت کا حکم ہے پھر آپ حضرات اس اطاعت اولوالامر کے منکر کیوں ہیں؟

(۱۱۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے ”فَسَلُّوا أَهْلَ الدِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ، پس اہل علم سے دریافت کرو اگر خود تم نہیں جانتے“ اور اسی طرح ارشاد ہے ”وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ، اُس شخص کی پیروی کرو جو میری طرف رجوع کئے ہوئے ہے“ اسی طرح ارشادات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ”إِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ: یقینی بات ہے کہ عاجز کی شفاء دریافت کرنے ہی میں ہے اور فاقند و بالذین من بعدی ابی بکر و عمر.....“ قرآن و احادیث کے ان صریح ارشادات کے خلاف غیر مقلد علماء کا کہنا ہے کہ تقلید شرک ہے، ناجائز ہے، بدعت ہے۔ کیا غیر مقلد عوام اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صریح ارشادات کے خلاف اپنے علماء کے اقوال کی تقلید کر کے جنت سے محروم نہیں ہو رہی ہے؟

إدارة الاحیاء للدعوة والارشاد کے غیر مقلدین احباب ان ۳۱ سوالات میں دجل و فریب کے جوہر دکھانے کے بعد لکھ رہے ہیں: ”اگر کوئی اختلاف یا تشکیک باقی رہے تو قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں جیسا کہ قرآنی اصول اور ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے ﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ ترجمہ: ﴿اگر کسی امر میں تم باہم اختلاف کرنے لگو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔﴾ (سورہ نساء، ۵۹)“

الحمد للہ! ان غیر مقلدین نے اختلاف ختم کرنے کے قرآنی اصول کو تسلیم کر لیا۔ ان شاء اللہ اس اصول کی روشنی میں ضرور غیر مقلدین کا اہل سنت والجماعت کے مسالک اربعہ سے اختلاف کا خاتمہ ہوگا۔ ادارۃ الاحیاء للدعوة والاشراد کے احباب نے اہل سنت والجماعت سے اس پمفلٹ میں جو اختلاف کیا ہے وہ غیر نبی (اولوالامر) کی اطاعت ہے۔ چنانچہ ہم قرآنی اصول کے تحت قرآن شریف کی طرف رجوع ہوتے ہیں تو قرآن شریف میں سورہ نساء کی اسی آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد موجود ہے ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ پ ۵ ترجمہ: اے مومنو! اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو اور تم میں جو صاحب امر ہیں ان کی (بھی) اطاعت کرو۔“

ہمیں امید ہے کہ ادارۃ الاحیاء کے وہ احباب جنہیں تھوڑا بھی خوف آخرت ہے اس قرآنی حکم کو ماننے میں تامل نہیں کریں گے، ان شاء اللہ۔

ادارۃ الاحیاء کے اس پمفلٹ میں اختلاف کے خاتمے کے قرآنی اصول کو پیش کرنے کے بعد حق کی جستجو کی دعوت دیتے ہوئے حضرت جابرؓ کی حدیث پیش کی گئی ہے کہ ”وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سیدھی لکیر کھینچی، پھر دو لکیریں اس کے داہنے اور دو لکیریں اس کے بائیں کھینچی، پھر درمیانی لکیر پر دست مبارک رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے، پھر یہ آیت پڑھی ”وَانْهَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ“ (سورہ انعام ۱۵۳) ترجمہ: اور یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تم کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیں گی۔ (ابن ماجہ، باب ۱، حدیث ۱۱) اس کے علاوہ ایک اور روایت مسند احمد اور نسائی میں ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ درمیانی سیدھی لکیر صراط مستقیم والی راہ ہے لقیہ راہیں شیطان کی ہیں۔“

اسلام میں خوفناک گروہ بندی کی جب بنیاد پڑتی ہے تو ناواقفی اور جہل کی بدولت۔ غیر مقلدین کے اقوال و افعال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ نہایت موٹی عقل اور سطحی علم کے مالک ہوتے ہیں ایک جامد رائے اور جہل آلود مزاج اور اس پر دھوکا یہ کہ مخلص بھی ہم ہی ہیں قرآن و حدیث ہم ہی سمجھتے ہیں اور ہم ہی اس پر عامل بھی ہیں۔ حالانکہ ان غیر مقلدین میں قرآن خوانی ہو تو ہو لیکن قرآن دانی ہر گز نہیں، قرآن و حدیث میں ان کے استدلال کو دیکھتے یہ حرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق نظر آتے ہیں۔

حضرت جابرؓ کی روایت میں سبل متفرقہ و منحرفہ سے مراد یہودیت و نصرانیت و مجوسیت وغیرہ ہے یا اختلاف اصول کی بنیاد پر معتزلہ، خوارج، مرجہ وغیرہ لیکن یہ غیر مقلدانہ استدلال ہے کہ سبل منحرفہ کا مصداق ائمہ اربعہ کو بنادیا۔ حالانکہ ان کا اختلاف فروعی ہے نہ کہ اصولی۔ اور فروعی اختلاف، اختلاف نہیں۔ چونکہ ادارۃ الاحیاء کے احباب نے اختلاف کی صورت میں کتاب و سنت کی طرف لوٹنے کے اصول کو تسلیم کیا ہے اس لئے ہم قرآن سے بتلانا چاہتے ہیں کہ اس (قرآن) کی نظر میں اصول و کلیات کے اتحاد کے بعد فروع میں اختلاف کوئی اختلاف نہیں ”شرع لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراهیم و موسیٰ و عیسیٰ ان اقموا الدین ولا تتفرقوا فیہ۔ (الشوری) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان ہی باتوں کی راہ ڈالی ہے جن کا (حضرت) نوح کو حکم دیا تھا اور جو حکم ہم نے آپ کو بھیجا اور (حضرت) موسیٰ کو اور (حضرت) عیسیٰ کو حکم دیا تھا یعنی یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو۔

ظاہر ہے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور تک شریعت اور منہاج کا کھلا ہوا اختلاف رہا، مگر پھر بھی قرآن نے اس کو ایک ہی دین قرار دیا ہے اور شرائع کے باہمی فروعی اختلاف کو وحدت دین کے خلاف نہیں سمجھا۔ اگر فروعی اختلاف بھی افتراق و اختلاف کی حد میں آسکتے تو اس افتراق کے ہوتے ہوئے (ولا تتفرقوا فیہ) کا خطاب کیوں کر درست ہوتا۔ پس جس طرح شرائع سماویہ اور صحف انبیاء علیہم السلام فروعی اختلاف کے باوجود ایک ہی دین کہلائے، ایک کا مصداق دوسرے کا مصداق رہا۔ اسی طرح ایک دین حنیف کے اندر فروعی اختلاف اس کی شان اجتماع و وحدت میں خلل انداز نہیں ہوتے۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آپسی فروعی اختلافات کے باوجود کتاب و سنت کی تصریحات کے مطابق ایمان و اعمال میں معیار حق ہیں۔ چنانچہ ہم غیر مقلدین کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ”فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ و الرسول ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم الآخر“ کی روشنی میں ما انا علیہ و اصحابی کا منہاج تویم دیکھ لیں اور سبل منحرفہ سے اجتناب کریں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ زیر سایہ نبوت تربیت یافتہ تھے شریعت کے اغراض و مقاصد پوری طرح سمجھتے تھے اور اس کی پوری رعایت کرنے والے تھے اس لئے ان کے اختلاف کی وجہ سے ایک عمل کی جو مختلف صورتیں پیدا ہوئیں وہ سب دین ہی کی راہیں کہلائیں گی۔ اس لئے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اختیار کردہ مختلف صورتوں میں سے کسی ایک پر اجتہاد یا تقلید عمل کرنے والے اور صحابہ کرام کے منفقہ مسائل پر مجتمع

ہونے والے یہ ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین ماننا علیہ واصحابی کی بنیاد پر نجات پانے والے ہیں۔ سبل متفرقہ و مخرفہ میں ان کا شمار کرنا کہاں درست ہو سکتا ہے؟ ہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختیار کردہ اجماعی مسائل سے انحراف کر کے غیر مقلدین کے جملہ فرقے صراط مستقیم سے ہٹے اور روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ میں بتائے گئے سبل مخرفہ کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، ہماری آنے والی نسلوں کو اور پوری امت مسلمہ کو فتنہ غیر مقلدیت سے بچائے، آمین۔

**دعوت الی الخیر:** کتاب وسنت میں اولوالامر کی اطاعت اور تقلید کا ثبوت موجود ہے۔ خیر القرون سے لے کر آج تک امت میں یہی متواتر معمول رہا ہے کہ نہ جاننے والا جاننے والے سے پوچھ کر عمل کرے اور اسی کا نام تقلید ہے۔ دلائل شرعیہ اور اجماع وعقائد کے اتحاد کی بنیاد پر خلفائے راشدین، صحابہ کرام و ائمہ مجتہدین متفق ہیں، ان کا یہ اتفاق آج بھی مسالک اربعہ کی شکل میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط ہے۔ اسلام کے نام پر بننے والے سینکڑوں فرقے اس دیوار سے ٹکرا کر پارہ پارہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ ان فتنوں کے شکار بہت سارے اہل علم نے ان کی آیاری کی کوششیں بھی کیں اور وقتی طور پر بظاہر ان کی یہ کوشش کامیاب بھی رہیں لیکن آج ان حق کے دعویداروں کا کوئی نام لینے والا بھی نہیں۔

ایسے وقت میں جب کہ اسلام کے قطعی و بنیادی مسائل میں تشکیک کا سلسلہ جاری ہے اور قلوب سے ایمان ہی رخصت ہوا جا رہا ہے، اتحاد کے دعویدار ان غیر مقلدین کو چاہتے کہ کتاب وسنت کا نام لے کر اور اتحاد کا دلفریب نعرہ لگا کر امت کو نام نہاد اہل حدیث غیر مقلدین کے مختلف (سامرودی، ثنائی، اثری، سلفی، غرباء، جماعت المسلمین وغیرہ) فرقوں میں تقسیم کرنے کی بجائے صحابہ، تابعین و ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرح اولہ اربعہ کو تسلیم کر کے ان کے اجماعی مسائل کو مان کر اہل سنت والجماعت میں شمولیت اختیار کر لیں۔ اتحاد کا صرف نعرہ نہ لگائیں بلکہ اس کے یقینی اسباب کو اختیار کر کے امت مسلمہ کی نفرتی قوت کو بڑھائیں، فروعی مسائل کو ایمان و کفر اور حق و باطل کا معرکہ بنا کر نمازیوں کو بے نمازی اور دینداروں کو دین بیزار بنانے کے بجائے ایسی جماعتوں میں شامل ہوں جو امت میں اصلاح کا یا غیر مسلموں میں دعوت و تبلیغ کا کام کر رہی ہیں۔

نصیحت کی جگہ حسن عمل درکا رہے نا صحیح یہ بہتر ہے کہ لفظوں کے بجائے زندگی بولے

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین



# اربابِ اہل سنت والجماعت کو محدث کبیر ابوالمآثر حضرت مولانا حبیب الرحمن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت

غیر مقلدین کی عادت ہے کہ ایک مسئلہ کو بار بار شائع کریں  
گے اور اُس کی دلیل میں جو نقص ہوں گے ان کا ذکر نہ کریں  
گے اور حقیقہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ فرسودہ ہو چکا ہے  
اس پر کیا قلم اٹھائیں۔ مگر میری رائے یہ ہے کہ غیر مقلدین  
جب جب کسی مسئلہ کو چھیڑیں، تب تب اُس کی تردید کر دی جائے  
کرے تو بہت مفید ہو۔

(مقالات ابوالمآثر جلد نمبر)